ماہنامہ انصار اللہ ربوہ — وفا ۱۳۶۱ھش / جولائی ۱۹۸۲ء



حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ——— اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاَحْسِنْ مَثْوَاہُ وَارْفَعْ دَرَجَاتِہٖ فِیْ عِلِّیِّیْنَ



سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ــــــ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ
مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ **انصار اللہ** ربوہ

رمضان ۱۴۰۲ ہجری
وفا ۱۳۶۱ ہش
جولائی ۱۹۸۲ء

ایڈیٹر
غلام باری سیف

مدیرانِ اعزازی
ملک صلاح الدین صاحب بھارت۔ مبارک احمد صاحب ساقی لنڈن
کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

شرح چندہ ماہنامہ "انصار اللہ"

پاکستان	پندرہ روپے سالانہ ۱۵/-
امریکہ۔ کینیڈا جزائر فجی	بذریعہ ہوائی ڈاک ـــ ایک سو پچاس ۱۵۰/- "
	" بحری ڈاک ـــ اسی ۸۰/- "
دیگر ممالک	بذریعہ ہوائی ڈاک ـــ ایک سو ۱۰۰/- "
	" بحری ڈاک ـــ ساٹھ ۶۰/- "

فہرست مضامین

پبلشر:۔ چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر:۔ سیّد عبدالحیٔ
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ
کتابت:۔ محمد رفیق احمد ربوہ

قیمت فی پرچہ۔ ڈیڑھ روپیہ ۱/۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۲۳ | ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ | شمارہ ۷

وفا ۱۳۶۱ ہش

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ

۸ اور ۹ جون کی درمیانی شب پونے ایک بجے جماعت کے محبوب امام نافلۃ لک کے مصداق حضرت حافظ مرزا ناصر احمد عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۔

دس نومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت کی زمامِ قیادت خدا نے آپ کے سپرد فرمائی ۔ کوئی پانچ ماہ کم سترہ برس آپ نے جماعت کے قلوب پر حکمرانی کی ۔ آپ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر تھے ۔ مطابق پیشگوئی حضرت اقدس

"مَیں خدا کی مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" (الوصیّت)

حضرت مصلح موعود کے وصال پر آپ سماء احمدیّت پر قدرت ثانیہ کے مظہر بن کر ہویدا ہوئے ۔ آپ کے عہد سعید میں کاروانِ احمدیّت اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا ۔ آپ نے اپنے مقدس آقا حضرت اقدس اور عظیم باپ مصلح موعود کے کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا ۔ اور ہر جہت میں جماعت کا قدم ترقی کی جانب اٹھا ۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں ہسپتالوں کا قیام ، فضل عمر فاؤنڈیشن ، تعلیمی سکیم ، جوبلی فنڈ ، بیسیوں نئے مشنز کا قیام ۔ دیارِ غیر میں خدا کے گھروں کی تعمیر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سرزمین اُندلس میں سات سو برس کے بعد خدا کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صدا آپ کے عہدِ سعید میں گونجی ۔

جب آپ سربرآرائے امامت ہوئے تو آپ کی عمر چھپن سال کے قریب تھی ۔ باوجود پیرانہ سالی کے آپ جس ہمّت عزم اور انتھک محنت سے جماعت کی خدمت بجالائے ، یہ آپ کا ہی حصّہ ہے ۔ اور سچ تو یہ ہے کہ رُوح القدس کی تائید کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

یہ خدا کا فضل اور اس کا احسان تھا کہ جماعت آپ کے عہد سعید میں حسب وعدہ خداوندی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی۔ خوف کی آندھیاں اٹھیں، حزن کے بادل اُمڈے۔ لیکن آنکھوں نے دیکھا کہ اُن میں سے رحمت کے قطرات ہی ٹپکے، فتنوں کے جھکڑ چلے، در و دیوار لرزے۔ لیکن آپ کے ایک فقرے نے خوف کے لمحات کو سکینت میں بدل دیا کہ خدائی بشارت تھی ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنًا۔ (سورۃ النور)

آپ نے جماعت کو اپنے پَروں تلے لیا۔ ہر آفت و مصیبت میں ان کی ڈھارس بندھائی۔ آپ جماعت کی مامن تھے۔ آپ ہمارے لئے حصار تھے۔ آپ نے جماعت سے اپنی اولاد کی طرح محبت کی تو جماعت نے آپ سے اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد سے زیادہ محبت کی۔ آپ نے جو عہد باندھا تھا وہ سچ کر دکھایا کہ

"آپ مجھے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ پائیں گے۔" (الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کام آپکے سپرد کیا گیا تھا۔ آپ اس کی تکمیل کر چکے تھے۔ آپ نے خدا کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اس مقدس گروہ میں شامل ہو گئے جن کے متعلق آتا ہے کہ انہیں واپسی پر آسمانی ندا سنائی دے گی۔

"يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" (الفجر آیت: ۲۶)

اے جماعت کے مقدس امام، نبیرہ حضرت اقدس، مصلح موعود کے لخت جگر، حضرت نصرت جہاں کے پروردہ! آپ پر خدا کی ہزاروں رحمتیں، طِبْتَ حيًّا و ميّتًا۔

کونسی آنکھ تھی جو آپ کی جدائی پر اشکبار نہ تھی۔ کون تھا جو آپ کی وفات پر دلفگار نہ تھا۔ لیکن ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے آقا نے اپنے محبوب بیٹے کی وفات پر کہا تھا۔

يَا امَامَنَا! اِنَّا بِفِرَاقِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ اَلْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى بِهٖ رَبُّنَا۔

اے ہمارے امام۔ ہم آپ کی جدائی پر دل گرفتہ ہیں۔ آنکھ آنسو بہا رہی ہے۔ دل غمناک ہے۔ لیکن ہم وہ کلمہ زبان پر نہ لائیں گے جس سے ہمارا خدا راضی نہ ہو۔

موت برحق ہے۔ ہر انسان فانی ہے۔ فخر انبیاء سرور کونین جن کے بارہ میں خداوند نے فرمایا تھا لولاک لما خلقت الافلاک وہ جو تخلیق کائنات کی علّتِ غائی تھے۔ اس محبوب بیوی کے ہاتھوں میں اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى کا ورد کرتے ہوئے دُنیائے فانی سے رخصت ہو گئے جس بیوی کو جبرائیل آپ

کے ذریعہ سلام کا پیغام دینا تھا۔ سچ ہے موت برحق ہے یہ پیالہ ہر کسی نے پینا ہے۔ اس سے کوئی مفر نہیں۔ جانے والے اللہ آپ کو جنت کی اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اُس کی رحمت کی چادر آپ پر سایہ فگن رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔ اُن کے زخمی دلوں پر اس کے فضلوں کی مرہم کا پھایہ ہو۔ آقا! جماعت کی قربانیوں کا ثواب ہمیشہ آپ کو بھی ملتا رہے۔ آمین یا ربّ العلمین۔

ادارہ خاندان حضرت اقدس کے ہر فرد سے، حضور کے سب بہن بھائیوں، بیگم صاحبہ اور تینوں فرزندان صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُس

حضور کی وفات جماعت کیلئے زلزلہ سے کم نہ تھی۔ اس سانحہ عظیم نے ہمارے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا۔ دل سے ہوک سی اٹھتی اور یہ ندا سنائی دیتی۔ یا اللہ یہ کیا ہو گیا؟ اب کیا ہو گا؟ سائبان تھا کہ سر سے اُٹھ گیا۔ ربوہ کا آنگن سُونا پڑ گیا؟ وہ آسمانی دولہا اپنے آسمانی آقا کے پاس جا سدھارا۔ خداوندا! کیا ہماری زندگیوں میں ہی یہ ہونا تھا۔ کاش ہم اپنی زندگیاں، ماں باپ اور اولاد کی زندگیاں اُن پر قربان کر دیتے اور اس لمحہ کو روک سکتے۔

اس صدمہ جانکاہ سے دل ترساں اور لرزاں تھے۔ احباب مارے غم کے دیوانے تھے۔ دشمن جھوٹی خوشیاں منا رہے تھے۔ لیکن حضرت اقدس کی وصیت کے یہ الفاظ ڈھارس بندھا رہے تھے۔ کہ:-

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت)

آپ نے فرمایا:-

"وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہُوا۔ اور مَیں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے

کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"۔ (الوصیّت)

اور ۱۰ جون کو ظہر کی نماز کے بعد مجلس انتخاب خلافت کے افراد مسجد مبارک میں جمع ہوئے۔ ہاں وہی ظلّ مسجد مبارک جس کے بارہ میں بشارت خداوندی ہے

مبارکٌ مبارکٌ و کل امر مبارکٍ یُجْعَلُ فیہ۔

یہ مبارک ہے۔ مبارک ہے۔ اس میں ہونے والے سارے ہی کام بابرکت ہوں گے۔

باہر سائبانوں کے نیچے، درختوں کے سایہ میں۔ دیواروں کی اوٹ میں گھروں اور دفاتر میں احباب جماعت دعاؤں میں مصروف تھے کہ مسجد مبارک سے یہ صدا بلند ہوئی کہ قدرت ثانیہ کا ظہور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صورت میں ہوگیا۔ خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے بھی بلند ہوئے۔ غم کے آنسوؤں کی جگہ اب خوشی کے آنسو آنکھوں میں لہرا رہے تھے۔ خداوند قدوس نے ہماری آہ وزاری کو سُن لیا۔ اُس نے دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دی۔ حضرت اقدس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے اپنی زبردست قدرت کا ہاتھ دکھایا۔ اس کا وعدہ پورا ہوا۔

ولیمکنن لھم دینھم الّذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعدِ خوفھم امنًا۔ (سورۃ النّور)

ایک ہی صدا سے غم سکینت میں بدل گیا۔ لڑکھڑاتے قدموں کو ثبات عطا ہوا۔ لرزتے دلوں کو پہاڑوں جیسا استحکام نصیب ہوا۔ جو نعمت اس نے بلائی تھی وہ پھر بندوں کو واپس ہوئی۔

اے ہمارے پیارے امام! اے طاہر و مطہّر۔ خدا نے تیرے سر پر عمامہ امامت رکھا۔ وہی اس کی لاج رکھے گا ہم تو حضرت ابو طالب کی طرح یہی کہتے ہیں :-

وَنُسْلِمُہٗ حتّٰی نُصرَّعُ حَوْلَہٗ ؛ وَنَذْھَلُ عَن ابنائنا وَالحلائل

ہم اس منصب کے لئے اپنی جانیں قربان کردیں گے۔ اور کبھی قدم پیچھے نہ ہٹائیں گے۔ ہم اپنی اولادیں اور اپنی خواتین اس راہ میں قربان کر دیں گے۔

اے آقا! جماعت کی سرداری کا تاج آپ کو مبارک ہو۔ امامت کی قبا زیبِ تن ہوتے ہی آپ نے ہاتھ کی ایک ہی جنبش سے لرزتے دلوں کو سکینت بخشی۔ میرے قلم میں طاقت نہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔ تاریخ احمدیت میں ایسے موقع کے لئے قمر الانبیاء کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں کہ کوئی آنے والا صاحب قلم اس سے بہتر کیا جذبات کا اظہار کر سکتا ہے۔ اس سے بہتر توضیح اور ترجیب کس سے ممکن ہے۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ظہور پر آپ نے فرمایا :-

"اے جانے والے تجھے تیرا پاک عہدِ خلافت مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام و مطاع (حضرت اقدس۔ ناقل) کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے

اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی ــــ جا ــــ اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارک باد کا تحفہ لے۔ اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر اور اے آنے والے تجھے بھی مبارک ہو کہ تو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسندِ خلافت پر قدم رکھا۔ اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ تو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا۔ اور پھر صرف ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھراتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی ــــ آ ــــ اور ایک مشکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول کر۔ تو ہمارے پہلو سے اٹھا ہے مگر بہت دور سے آیا ہے ــــ آ ــــ اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دُور سے آنے والے کے اکرام کا نظارہ دیکھ۔

تجدید عہد

بیعت ایک عہد ہے جو تابع اپنے متبوع کے ہاتھ پر کرتا ہے۔ اس عہد کی برکت سے بعض کمزوریاں ترک کرنے کا موقع ملتا ہے۔ تابع روحانی بلندیوں کو چھوتا ہے۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب سے کسی نے پوچھا آپ کو بیعت کا کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا ایک کمزوری تھی وہ جاتی رہی۔ مولانا عبدالکریم صاحب سے کسی نے یہی سوال کیا تو فرمایا پہلے لوگوں کو وعظ سے رُلاتا تھا خود رونا نہیں آتا تھا۔ بیعت کے بعد خود رونا آیا۔

خدا کے حضور رونا اور اس کی توفیق ملنا کوئی معمولی بات نہیں سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں :ـ

ہر کہ نالد بدر گہت بہ نیاز　٭　بخت گم کردہ را بیابد باز

کہ اے مولا جو تیری درگاہ میں عاجزی سے آنسو بہاتا ہے۔ وہ اپنے گم شدہ نصیب کو پھر واپس لے آتا ہے۔

مصلح الدین صاحب ابن مولانا راجیکی صاحب فرماتے ہیں :ـ

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ　٭　بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ آنکھ جس نے رات خدا کی راہ میں شب بیداری میں گذار دی اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں نم ہو گئی اُسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ صاحبِ ذوق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے بیعت کا فائدہ یہ بیان کیا۔ بیعت کی قدر جاننے والے بار بار حضرت اقدس سے بیعت لینے کے لئے کہتے تھے لیکن آپ کا یہی جواب ہوتا کہ ابھی اذن نہیں ہوا۔ آخر تیئس مارچ ۱۸۸۹ء کو وہ گھڑی آگئی جب خدا کے نام پر بلانے والی برگزیدہ ہستی نے بیعت کا اعلان فرمایا۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آقا نے بعض مواقع پر اپنے خدام سے اس تجدید عہد کی ضرورت کو محسوس کیا۔ جیسے کہ حدیبیہ کے موقعہ پر اسے تاریخ میں "بیعت رضوان" یا بیعت علی الموت سے بھی تعبیر کیا ہے۔ قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی زندگی میں بھی عید الفطر کے موقعہ پر ایک بار آپ نے تجدید بیعت کے لئے کہا۔ پس تجدید بیعت تجدید عہد ہے جو جماعت اپنے مطاع کے ہاتھ پر کرتی ہے۔

جب قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر ظاہر ہوئے تو بعض لوگوں نے کہا حضرت اقدس کے پُرانے صحابہ سے بیعت کی کیا ضرورت۔ یہ دراصل ان کا اطاعت سے گریز کا طریق تھا۔ کبھی انہوں نے یہ عذر کیا تو کبھی یہ حیلہ کیا کہ خلافت کے انتخاب کو کچھ عرصہ کیلئے معرضِ التوا میں رکھا جائے۔

لیکن جب بھی قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا۔ جب کوئی رُوح القدس کی تائید سے ظاہر ہوا جماعت نے ان کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی۔ پھر عہد دہرایا کہ یہ وعظ تذکیر کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

آج پھر قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے موقعہ پر حضور کے ہاتھ پر ہم تجدید عہد کر رہے ہیں اور حضور نے ہمیں اپنے خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی کہ تجدید بیعت کے یہ معنے ہیں کہ تمہاری زندگیوں میں ایک نیا تغیّر آجائے۔ تم یکسر بدل جاؤ۔ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے لئے اپنی پہلی زندگیوں پر ایک موت وارد کرو۔ ایک نئی زندگی تمہیں عطا ہو۔ ہم خدا کے حقیقی عبد بن جائیں۔ عبادت ہماری رُوح کی غذا ہو۔ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ہماری زندگی کا پانی عبادت ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ کہف کی تفسیر میں موسیٰ علیہ السّلام اور خضر کے سفر میں مچھلی کے گم ہو جانے سے بنی اسرائیل سے ذوقِ عبادت کا جاتا رہنا مراد لیا ہے۔ فرمایا یہ وہ وقت ہوگا جب بنی اسرائیل کے سلسلہ کو بنی اسماعیل کا سلسلہ کاٹ دے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ اُمّت کے زوال کا آغاز اس سے خشوع خضوع کے اُٹھ جانے سے ہوگا۔ صادق و مصدوق نے فرمایا کہ جامع مسجد میں جائیں گے اور آپ کو کوئی خشوع سے نماز ادا کرنے والا نہ ملے گا۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم خدا کے ہو جائیں، اگر ہم خدا کی محبت کا حصول چاہتے ہیں۔ اگر ہم اس کا فضل جذب کرنا چاہتے ہیں، اگر ہم خدا کی تقدیر کا نفاذ چاہتے ہیں تو ہماری نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا ہو۔ ہمارے دلوں میں خدا کی تڑپ پیدا ہو۔ ہماری سجدہ گاہیں تر ہو جائیں۔ ہماری دعائیں آسمان پر ایک شور برپا کر دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس امت کے آخری حصّہ کی بہتری کا وہی طریق ہے جس سے آغاز میں بہتری ہوئی۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ پہلے جو کچھ ہوا دُعا سے ہوا۔ آئندہ بھی جو کچھ ہوگا دُعا سے ہوگا۔

پس تجدید بیعت نام ہے تجدید عہد کا۔ امام وقت کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر جو عہد کیا ہے۔ اُسے اپنی نظروں کے سامنے رکھیں۔ مساجد کو آباد کریں کہ خدا کے گھر کو اگر ہم آباد کریں گے تو احکم الحاکمین ہمارے گھروں کو اپنے فضلوں سے آباد کر دے گا۔

نئے دَور میں نئے سرے سے عہد کیا ہے۔ تو ایسا تغیّر پیدا کریں کہ جماعت نئی زندگی محسوس کرے ــــ نیا عزم،

نیا ولولہ، نیا جوش عطا ہو۔

اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبًا

اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کے کندھوں پر جب نئی ذمّہ داری ڈالی۔ تو حضور نے صدر مجلس انصاراللہ کا منصب مکرّم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت کے سپرد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو اس نئی ذمہ داری اور دوسری ذمّہ داریوں سے بوجوہ احسن عہدہ برآہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین یاربّ العٰلمین۔

اللہ کے فضل سے محترم چوہدری صاحب پہلے بھی اس ذمّہ داری میں حضور کا ہاتھ بٹا رہے تھے کہ آپ حضور کے نائب تھے۔ خدام الاحمدیّہ میں لمبے عرصہ تک آپ نے احمدی نوجوانوں کی قیادت کا بار اُٹھا۔ حتیٰ کہ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کی زبان مبارک سے آپ کے لئے ایک موقعہ پر حضرت اقدس کے فرزند حضرت مصلح موعود کے تاریخی الفاظ جاری ہوئے۔

آپ سلسلہ کے مخلص فدائی، کم گو لیکن انتھک محنت کرنے والے فرض شناس خادم سلسلہ ہیں۔ جو کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا آپ نے کماحقہٗ، اُسے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر قدم پر راہنمائی اور تائید فرمائے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم آپ سے اسی طرح تعاون کریں جیسے ہم نے حضور سے کیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا امارت کے بارہ میں زرّیں ارشاد ہے جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کمال اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری اطاعت اور خدمت قبول بارگاہ الٰہی ہو۔ اور محترم چوہدری صاحب کی رُوح القدس سے تائید فرمائے۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

سترھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۲۷ر جولائی سے گیارہ اگست تک مرکز میں منعقد ہوگی انشاءاللہ۔ کلاس کا مقصد قرآن وحدیث کی تدریس ہے اور کس مقدس نام سے اس کلاس کو موسوم کیا گیا۔ عیدالفطر کے چند روز بعد موسم گرما کی تعطیلات میں کچھ مقدس ماحول میں گذار کر ثواب دارین حاصل کیجئے۔ کلاس میں شمولیت کے لئے کم ازکم معیار مڈل پاس ہے۔ عمر کی کوئی پابندی قیام وطعام کا انتظام مرکز کے ذمّہ ہوگا۔ اس کلاس کے تین معیار ہیں۔ معیار اوّل بی۔اے یا اس سے زائد تعلیم یافتہ معیارِ دوم میٹرک پاس یا اس سے اوپر بی۔اے تک۔ تیسرا معیار مڈل سے اوپر میٹرک تک۔

یہ کلاس روحانی تربیت اور دینی تعلیم کے حصول کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ذمہ دار افراد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ احباب اس کلاس میں شریک ہوں ۔ صحابہؓ کے تحصیل علم کے شوق کا تو یہ حال تھا کہ بعض اوقات صرف ایک حدیث بالمشافہ سُننے کیلئے بہت طویل سفر کیا۔ کیا آپ اس مبارک موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے؟ ٭

مَا اٰتٰکم الرّسول فخذوہُ
وَمانھاکم عنہُ فَانْتھُوْا

بن مانگے ملے تو

وَعَنْ ابی موسٰی قالَ دَخَلْتُ علی النبیّ صلّ اللہ علیہ وسلّم انا و رجلان من بنی عمّی فقال احدھما یارسول اللہ اَمِّرْنا علی بعض ما ولّاکَ اللہ وَقال الاٰخر مثل ذلِکَ فقال اِنّا واللہ لا نولّی علیٰ ھذا العمل احداً سألہ ولا احداً احرص علیہ و فی روایۃ قال لا نستعمل علی عملنا من ارادہٗ ۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اپنے دو چچا زاد بھائیوں کے ساتھ حاضر ہوا. ان میں سے ایک نے عرض کیا۔ اے رسول خدا. مجھے کسی کام پر امیر مقرر فرمائیے۔ اس قسم کی خواہش کا اظہار دوسرے نے بھی کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اگر کوئی خود کسی کام کی سپردگی کا مطالبہ کرے یا ایسی خواہش کا اظہار کرے تو ہم اسے والی نہیں بناتے۔ اور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ جو کسی کام کی سپردگی کی خواہش کرے ہم اسے اس کام پر نہیں لگاتے۔

اس قسم کی حدیث دوسرے مشہور درویش صفت صحابی حضرت ابوذر غفاری سے بھی مروی ہے کہ ایک روز انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ میرے سپرد بھی کوئی کام فرمائیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا. اے ابوذر تو کمزور ہے اور یہ عہدہ خدا کی امانت ہے۔ اور قیامت کے دن یہ رسوائی اور پشیمانی کا موجب ہے۔ سوائے اس کے جو اس کو صحیح طور پر لے اور اس کی ذمّہ داری کو صحیح طور پر ادا کرے۔ ایک روایت میں الفاظ یوں مروی ہیں اے ابوذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں۔ اور میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے نفس کیلئے پسند کرتا ہوں۔ تو کبھی دو پہ بھی امیر بننا پسند نہ کر اور نہ کسی یتیم کا ٹرسٹی TRUSTEE بننا قبول کر۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری اور ابوذر غفاری دونوں سادہ طبیعت تھے۔ ابوموسیٰ اشعری حضرت علی اور معاویہ کے تنازعہ میں حَکم بنے اور عمرو بن عاص انہیں ورغلانے میں کامیاب ہو گئے اور حضرت ابوذر غفاری نے حضرت عثمان کے زمانہ میں اپنی سادہ لوحی سے مسئلہ پیدا کر دیا تھا۔ ہمارے سامنے خلفائے راشدین کی مثالیں موجود ہیں۔ انہیں خدا نے خلیفہ بنایا۔ والسلام اللہ اِنّہ الحقّ۔ اور بخدا وہ اس کے اہل تھے۔ لیکن ان کی زبان کھلی تو ہمیں یہی سنائی دیا کہ میں کمزور ہوں میں اس کا اہل نہیں۔ کہ خدا کے نبیوں کا یہی طریق ہے۔ ذمّہ داریوں کی ادائیگی میں خدا نے ان کی مدد کی۔ لیکن وہ اس ذمّہ داری کو سنبھالنے کیلئے کب تیار تھے۔

ایک اور حدیث ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ راوی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اگر بغیر مانگے تجھے عطا ہو امارت تو تیری خدا مدد کرے گا اور اگر تو مانگ کرلے تو خدا تجھے اسی کے سپرد کر دے گا کہ لے اب بھگت اس کی ذمّہ داری۔

کلام الامام امام الکلام

بیعت کی غرض اور اس کا فائدہ

"بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر محض دُنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری اُمید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے۔۔۔ پس بیعت کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط نسخ پھیر دیتی ہے۔ دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے۔ تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے۔ مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی وہ خدا خود اسے قوت دے گا۔ اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے دوسری مستحکم۔ کیونکہ اس کے ساتھ مامور کی اپنی توجہ، کشش اور دُعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے جو آخر ایک باردار درخت بن جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ۱۴۲ تا صـ۱۴۵)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث

نوّر اللہ مرقدہٗ

(از ۱۶/۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تا ۹ جون ۱۹۸۲ء)

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مورخ احمدیت

؎ بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے ✽ آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا (درثمین)

ہمارے محبوب امام عالی مقام ذوالقرنین وقت سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کو حضرت بانی احمدیت (علیہ الف برکۃ) سے کئی امور میں حیرت انگیز مشابہت تھی۔ ۵۷ سال ہی کی عمر میں حضرت بانی احمدیت نے دعویٰ مسیحیت فرمایا اور ۵۷ سال کی عمر میں ہی حضور رحمہ اللہ مسندِ امامت وسیادت پر متمکن کئے گئے۔ ۲۶ مئی کو حضرت اقدس کا انتقال ہوا اور ۲۶ مئی کو ہی حضور رحمہ اللہ پر آخری بیماری کے حملہ کا آغاز ہوا۔ اور حضرت اقدس کی طرح ٹھیک ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ حضرت اقدس قادیان میں پیدا ہوئے تھے مگر آپ کا وصال سفر لاہور کے دوران ہوا اور ہمارے پیارے حضور (نور اللہ مرقدہٗ) کی ولادت بھی قادیان میں لیکن خالقِ حقیقی کا بلاوا آپ کو سفر اسلام آباد میں آگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا ✽ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور رحمہ اللہ کی تہتر سالہ پُرانوار و برکات زندگی کے ایک ایک گوشہ میں نُصرتِ دین اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے کروڑوں چراغ فروزاں ہیں۔ آہ ہماری محرومیٔ قسمت!! ہمیں پتہ ہی نہ لگا اور وہ خدا کا پیارا ہم سے جدا ہوگیا۔ گو حضور نے اپنے خطبوں اور مجالس میں اپنی جلد واپسی کے اشارے بھی فرمائے مگر ہمیں کب یقین آنا تھا۔؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شُد ✽ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شُد

حضور کی مبارک زندگی کا ایک مختصر سا نقشہ درج ذیل کیا جاتا ہے

ولادت ۱۶/۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء۔ تکمیل حفظِ قرآن ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء۔ جلسہ گاہ قادیان کی توسیع کے لئے شبانہ وقار عمل ۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء امتحان مولوی فاضل میں کامیابی جولائی ۱۹۲۹ء۔ بی۔اے کی ڈگری ۱۹۳۴ء۔ پہلی شادی ۵ اگست ۱۹۳۴ء۔ سفر ولایت ۱۹۳۴ء تا نومبر ۱۹۳۸ء۔ صدارت مجلس خدام الاحمدیہ فروری ۱۹۳۹ء تا اکتوبر ۱۹۴۹ء بعد ازاں بحیثیت نائب صدر تا نومبر ۱۹۵۴ء۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (قادیان۔ لاہور۔ ربوہ) یکم مئی ۱۹۴۴ء سے لے کر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء۔ ہجرت ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء۔ عظیم خدمات سلسلہ فرقان بٹالین جون ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۵۰ء۔ سنت یوسفی

کے مطابق اسیری یکم اپریل ۱۹۵۳ء تا ۲۸ رمئی ۱۹۵۳ء۔ صدارت مجلس انصار اللہ مرکزیہ نومبر ۱۹۵۴ء تا ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء صدر صدر انجمن احمدیہ مئی ۱۹۵۵ء تا نومبر ۱۹۶۵ء۔ خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے آسمانی انتخاب ۸/۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو آپ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے رُوحانی منصب پر فائز ہوئے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام دسمبر ۱۹۶۵ء آغاز تحریک تعلیم القرآن ۹، اپریل ۱۹۶۶ء۔ دفتر سوم تحریک جدید کا اجراء ۲۲، اپریل ۱۹۶۶ء۔ سفر یورپ از جولائی ۱۹۶۷ء تا ۲۴ راگست ۱۹۶۷ء (اسی سفر میں حضور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کا اپنے دستِ مبارک سے افتتاح فرمایا)۔ دَورہ مغربی افریقہ از ۴ راپریل ۱۹۷۰ء تا ۸ رجون ۱۹۷۰ء۔ ("نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کی آفاقی تحریک اسی شہرہ آفاق دَورہ کے دوران حضور پر القاء ہوئی۔)۔ افتتاح خلافت لائبریری ربوہ ۳ راکتوبر ۱۹۷۱ء۔ افتتاح مسجد اقصیٰ ۳۱ رمارچ ۱۹۷۲ء۔ آغاز گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۹ ردسمبر ۱۹۷۲ء۔ سفر انگلستان از ۱۳ رجولائی ۱۹۷۳ء تا ۲۶ رستمبر ۱۹۷۳ء۔ جشن صد سالہ احمدیہ جوبلی کے لئے تحریک ۲۴ ردسمبر ۱۹۷۳ء۔ پاکستان اسمبلی میں دین حق کی ترجمانی ۲۲-۲۳ رجولائی، ۵ تا ۱۰ راگست - ۲۰ تا ۲۴ راگست ۱۹۷۴ء۔ سفر یورپ از ۵ راگست ۱۹۷۵ء تا ۲۴ راکتوبر ۱۹۷۵ء۔ دَورۂ امریکہ وکینیڈا از ۲۰ رجولائی ۱۹۷۶ء تا ۲۰ راکتوبر ۱۹۷۶ء۔ دَورۂ یورپ برائے کسرِ صلیب کانفرنس از ۸ رمئی ۱۹۷۸ء تا ۱۱ راکتوبر ۱۹۷۸ء۔ دَورۂ مغرب ۱۴۰۰ ہجری از ۲۶ رجون ۱۹۸۰ء تا ۲۶ راکتوبر ۱۹۸۰ء۔ اس تاریخی اور آخری غیر ملکی سفر کے اختتام پر حضور نے ۹ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۷۴۴ سال کے بعد تعمیر ہونے والی قرطبہ کی پہلی عظیم الشان مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ مسجد حضور کے مبارک عہد میں ہی پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی تھی اور اس کے افتتاح کے لئے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر فرمائی اور حضور کے حکم پر اس کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ کلمہ توحید لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کے ورد کی عالمی تحریک ۹ رنومبر ۱۹۸۰ء۔ احمدیہ بکڈپو کا افتتاح ۴ ردسمبر ۱۹۸۱ء (بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)۔ جماعت احمدیہ کو "ستارۂ احمدیت" کے اعزاز کا عطا فرمانا ۲۷ ردسمبر ۱۹۸۱ء (بر موقع جلسہ سالانہ) سنگِ بنیاد دفتر صد سالہ جوبلی فنڈ ۲۳ رمارچ ۱۹۸۲ء۔ عقد ثانی ۱۱ راپریل ۱۹۸۲ء۔ حادثہ انتقال ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے بیت الفضل اسلام آباد میں آپ کی رُوح مبارک قفسِ عنصری سے پرواز کر کے اپنے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین فرزند جلیل کے قدموں میں پہنچ گئی جنکی خاطر آپ نے مسکراتے ہوئے چہرے سے ہزاروں تیر اپنے قلب مبارک پر برداشت کئے۔ گالیاں سُنیں اور دُعائیں دیں اور جماعت کو دُعائیں کرتے کا حکم دیتے ہوئے یہ عارفانہ نعرہ بلند کیا۔

"محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

ہم عہد کرتے ہیں کہ حضور کے مشن کی تکمیل کے لئے جان، مال اور عزّت و آبرو کی ہر قربانی پیش کر دیں گے تا محبّت کی ناقابلِ تسخیر قوت سے نفرتوں کو شکست ہو، ظلمت و تاریکی پاش پاش ہو جائے اور آفتابِ حق کی ضیا پاشیوں سے تمام دُنیا جگمگا اُٹھے آمین۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ رابع ایدہ اللہ تعالیٰ

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ

وہ بوجھ اُٹھا نہ سکے جس کو آسمان وزمیں ٭ اُسے اُٹھانے کو آیا ہوں کیا عجیب ہوں میں
نہ سلطنت کی تمنّا نہ خواہشِ اکرام ٭ یہی ہے کافی کہ مولیٰ کا اِک نقیب ہوں مَیں

خدائے بزرگ و برتر اور رحیم وکریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے مقدس اور خدا نما وجود میں ہمیں قدرت ثانیہ کا عظیم الشان اور عالی مرتبہ مظہر رابع عطا فرمایا۔ ہماری گردنیں خدا تعالیٰ کے اس احسان عظیم کے سامنے خم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن مبارک سے ہمیشہ ہی وابستہ رکھے اور والہانہ اور عارفانہ رنگ میں زندگی کے آخری سانس تک حضور کی کماحقہٗ اطاعت کرنے کی توفیق وسعادت بخشے آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسند امامت وسیادت پر متمکن ہونے سے قبل کی دینی کارناموں سے لبریز مطہّر زندگی کی تفصیل کے لئے تو ایک دفتر چاہیئے بطور خاکہ اس کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ ہو۔

ولادت ۱۸/دسمبر ۱۹۲۸ء دارالمسیح قادیان میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ۱۹۴۴ء میں ایف۔ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے بعد ازاں آپ نے پرائیویٹ طور پر بی۔اے کا امتحان بھی پاس کیا۔

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ ۷/دسمبر ۱۹۴۹ء شاہد کے امتحان میں کامیابی ۱۹۵۳ء

قائد ربوہ ۴/فروری ۱۹۵۳ء سے قائد ربوہ کے فرائض سنبھالے۔

سفرِ یورپ حضرت مصلح موعود کی بابرکت معیت میں اپریل ۱۹۵۵ء میں یورپ تشریف لے گئے اور انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے اور تبلیغی وعلمی خدمات بجالانے کے بعد ۴/اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں رونق افروز ہوئے آپ کے ہمراہ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر بھی تھے۔ اس سفر میں واپسی پر آپ میڈرڈ۔ روم۔ ایتھنز۔ استنبول۔ بیروت بغداد اور طہران میں قیام فرماتے ہوئے یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء کو وارد کراچی ہوئے تھے۔

ناظم ارشاد وقفِ جدید۔ ۱۲؍ نومبر ۱۹۵۸ء کو حضرت مصلح موعود کے حکم سے آپ کا تقرر بطور نگران معلمین (ناظم ارشاد) عمل میں آیا۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ۔ نومبر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۶ء تک نائب صدر خدام الاحمدیہ کے فرائض انجام دیئے۔

جلسہ سالانہ سے خطاب کا آغاز جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء پر آپ نے پہلی بار تقریر فرمائی۔

ممبر افتاء کمیٹی: ۱۹۶۱ء میں رکن افتاء کمیٹی تجویز کئے گئے۔

دورہ آزاد کشمیر: ۱۹۶۴ء میں بحیثیت نائب صدر خدام الاحمدیہ پہلی بار آزاد کشمیر کا نہایت کامیاب دورہ کیا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ: نومبر ۱۹۶۶ء سے لیکر نومبر ۱۹۶۹ء تک صدر مجلس کی حیثیت سے نوجوانان احمدیت کی بہترین قیادت فرمائی۔

ڈائریکٹر فضلِ عمر فاؤنڈیشن یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

اسمبلی کے نمائندہ وفد میں شمولیت: جولائی۔ اگست ۱۹۷۴ء میں قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کی مبارک قیادت میں جماعت احمدیہ کا جو نمائندہ وفد پاکستان اسمبلی میں گیا آپ اس کے ایک ممتاز رکن تھے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ:۔ یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے آپ نے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فرائض سنبھالے۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہر رابع ۱۷؍ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۰؍ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعرات مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی مقرر کردہ مجلس انتخاب بصدارت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں آپ خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اور قرآنی پیشگوئی وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ایک بار پھر پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی۔

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

منصبِ امامت عطا ہونے کے معاً بعد فرمایا

ذیل میں ہم قدرت ثانیہ کے چاروں مظاہر کا سب سے پہلا خطاب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ (ادارہ)۔

قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر کی بعیت امامت کے بعد پہلی تقریر

آیت ولتکن منکم امّۃ یّدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میری پچھلی زندگی پر غور کرو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا۔ میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں۔ اور میرا ربّ مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دُنیا میں ظاہر داری کا خواہش مند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس خواہش کے لئے میں دُعائیں کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اسی فکر میں کئی دن گذارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہو گی۔ اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں تین آدمی موجود ہیں۔ اوّل میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے اور بیٹا بھی۔ اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت صاحب کا ادب کا مقام ہیں۔ تیسرے قریبی نواب محمد علی خانصاحب ہیں۔

یہ ایک بڑا بوجھ ہے۔ خطرناک بوجھ ہے۔ اس کا اٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں۔ جو ایسے دُکھوں کے لئے جو پیٹھ توڑ دیں عصا بن جاتے ہیں۔ اس وقت مَردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بعیت کر لو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں بھی خود ضعیف ہوں۔ بیمار رہتا ہوں۔ پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ حضرت صاحب کے ساتھ چار کام تھے۔ (۱) ایک ان کی اپنی عبودیت۔ (دوم) کنبہ پروری (سوم) مہمان نوازی۔ (چہارم) اشاعتِ اسلام جو ان کا اصل مقصد تھا۔ ان چار کاموں میں سے ایک سے ہم سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ وہ آپ کی عبودیت تھی جو آپ کے ساتھ رہے گی۔ آپ نے جیسے اس جہاں میں خدمتیں کیں ویسے ہی بعد الموت کریں گے۔ باقی تین کام ہیں۔ ان میں سے اشاعتِ اسلام کا کام بہت اہم اور نہایت مشکل ہے۔ اس وقت دہریت

کے علاوہ اندرونی اختلاف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف کو مٹانے کے لئے ہماری جماعت کو منتخب کرلیا ہے۔ تم آسان سمجھتے ہو۔ مگر بوجھ اٹھانے والے کیلئے سخت مشکل ہے۔ پس مَیں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کرلو۔ مَیں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تم میری ہی بیعت کرنا چاہتے ہو تو سُن لو کہ بیعت بِک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارتًا فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا۔ سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور مَیں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کیلئے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے۔ اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے۔ کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے۔ طبائع کے اختلاف پر نظر کرکے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے۔ مَیں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اوّل بیمار پھر اس قدر بوجھ۔ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام۔ ادھر مَیں حضرت صاحب کے قریب عمر، وہاں تائیداتِ روزانہ موجود، یہاں میری حالت ناگفتہ بہ۔ اسی فرمایا۔ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کہ یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے۔

مَیں ایک بڑا امر پیش کرتا ہوں کہ جناب ابوبکر کے زمانے میں عرب میں ایسی ہوا پھیلی تھی کہ سوا مکّہ اور مدینہ اور جواثہ کے سخت شور اٹھا۔ مکّہ والے بھی مرتد ہونے لگے۔ مگر وہ بڑی پاک رُوح تھی جس نے انہیں کہا کہ اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو۔ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چُور چُور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے پس اس کو بھیج دیا۔ ادھر اپنی قوم کا یہ حال تھا۔ مگر آخر خدا نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ کا زمانہ آگیا۔ اس وقت بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا حکم ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔ سب سے اہم کام جو کیا وہ جمع قرآن ہے۔ اب موجودہ صورت میں جمع یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے کی طرف خاص توجہ ہو۔

پھر حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ کا انتظام کیا۔ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے۔ انتظام زکوٰۃ کے لئے اعلیٰ درجے کی فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔ پھر کنبہ کی پرورش ہے۔ غرض کئی ایسے کام ہیں۔ اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہو گی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو مَیں طوعًا و کرہًا اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے مَیں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتًا فوقتًا اللہ میرے دل میں ڈالے، شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشا کے مطابق کرنا ہو گی۔ اور مَیں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اُٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی " (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اپنے پہلے خطاب میں فرمایا

"مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے۔ اور مَیں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں.... مَیں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ مَیں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ مَیں دُنیا کی ہدایت کر سکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہاء ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کیلئے میری مدد کرو اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔ مَیں انسان ہوں اور کمزور انسان۔ مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہوں گی مَیں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ مَیں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔ میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے .... اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے گا۔" (الفضل مارچ ۱۹۱۴ء)

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا اوّلین خطاب

۸-۹ ؍ کی درمیانی شب بعد نمازِ عشا مسجد مبارک میں تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد رقت بھرے الفاظ میں اس عہد کو دُہرایا۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مَیں خلافتِ احمدیہ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور مَیں ان لوگوں کو جو خلافتِ احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں۔ اور مَیں خلافتِ احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور مَیں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا۔ اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔"

یہ ایک عہد ہے جو صمیم قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ عالم الغیب ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ لعنتی ہے وہ شخص جو فریب سے کام لیتا ہے مَیں نے آپ لوگوں کے سامنے دہرایا ہے۔ مَیں حتی الوسع تبلیغِ اسلام کے لئے کوشش کرتا رہوں گا۔ اور آپ میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا سلوک کروں گا۔ چونکہ آپ نے مجھ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالی ہے اس لئے میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور مشوروں سے میری مدد کرتے رہیں گے کہ

خدا تعالیٰ میرے جیسے حقیر اور عاجز انسان سے وہ کام لے جو احمدیت کی تبلیغ، اسلام کی اشاعت اور توحید الٰہی کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ اور اپنی رحمت فرماتے ہوئے میرے دل پر آسمانی نور نازل فرمائے۔ اور مجھے وہ کچھ سکھائے جو انسان خود نہیں سیکھ سکتا۔

میں بڑا ہی کم علم ہوں، نا اہل ہوں، مجھ میں کوئی طاقت نہیں، کوئی علم نہیں۔ جب میرا نام تجویز کیا گیا تو میں لرز اٹھا اور میں نے دل میں کہا کہ میری کیا حیثیت ہے۔ پھر ساتھ ہی مجھے یہ بھی خیال آیا کہ ہمارے پیارے امام (حضرت اقدس ۔ ناقل) نے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی بہت سی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا تھا فرمایا ہے ؎

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

جب ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں اپنے خدا کو مخاطب فرمایا ہے۔ اور اس کے حضور اپنے آپ کو کرمِ خاکی قرار دیا ہے۔ تو میں تو اس "کرمِ خاکی" کہنے والے سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتا۔ لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں بے شک ناچیز ہوں اور ایک بے قیمت مٹی کی حیثیت رکھتا ہوں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ مٹی کو بھی نور بخش سکتا ہے اور اس مٹی میں بھی وہ طاقتیں اور قوتیں بھر سکتا ہے جو کسی کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں۔ وہ اس مٹی میں ایسی چمک دمک پیدا کر سکتا ہے جو سونے اور ہیروں میں نہ ہو۔

غرضیکہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کر سکوں۔ اس لئے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا میں آپ میں سے ہر ایک کی بھلائی کی کوشش کروں گا۔ اختلاف تو ہم بھائیوں میں بھی ہو سکتا ہے لیکن اختلاف کو انشقاق اور تفرقہ اور جماعت میں انتشار کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔

پس اب خدا تعالیٰ نے جو یہ ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اور اس کام کے لئے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ میں بہت کمزور انسان ہوں۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کر سکوں۔ اور خدمتِ دین اور اشاعت اسلام میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتّٰی کہ اسلام دنیا کے تمام ادیان پر غالب آجائے۔

آپ مجھے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ پائیں گے کیونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... نے ہماری اس طرح تربیت کی ہے۔ میں چھوٹا تھا اور اب اس عمر کو پہنچا ہوں ہم نے یہی محسوس کیا ہے کہ حضور کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میرے بچے دنیا کے لئے خیر کا منبع ہوں کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔ اس خواہش کا حضور نے اپنے ایک شعر میں یوں اظہار فرمایا ہے ؎ "الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۵ء)

قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کا پہلا خطاب

قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر نے دس جون بعد نمازِ ظہر مسجد مبارک میں اراکین مجلس انتخاب خلافت سے فرمایا:۔

"میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ اپنے لئے بھی دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کریں کہ

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (البقرہ آیت ۲۸۷)

یہ ذمہ داری اتنی سخت ہے۔ اتنی وسیع ہے اور اتنی دل ہلا دینے والی ہے کہ اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بستر مرگ پر آخری سانس لینے کے قریب یہ فقرہ ذہن میں آجاتا ہے :۔

اَللّٰھُمَّ لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ ۔

یہ درست ہے کہ خلیفۂ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اس پر ایمان ہے اور مرتے دم تک، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا دخل نہیں۔ اور اس لحاظ سے بحیثیت خلیفہ اب میں نہ آپ کے سامنے، کسی کے سامنے جواب دہ ہوں، نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جواب دہ ہوں۔ لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیونکہ میں براہ راست اپنے ربّ کے حضور جواب دہ ہوں۔ آپ تو میری غلطیوں سے غافل ہو سکتے ہیں۔ آپ کی میرے دل پر نظر نہیں۔ آپ شاہد و غائب کی باتوں کا علم نہیں جانتے۔ میرا ربّ میرے دل کی پاتال تک دیکھتا ہے۔ اگر جھوٹے عذر ہوں گے تو انہیں قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر اخلاص اور پوری وفا کے ساتھ، تقویٰ کو مدّنظر رکھتے ہوئے میں نے کوئی فیصلہ کیا تو اس کے حضور صرف وہی پہنچے گا۔ اس لئے میری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی۔ لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گئی۔ اور اسی کے ہاتھوں میں آئی ہے۔ یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں۔ میرا سارا وجود اس کے تصوّر سے کانپ رہا ہے کہ میرا ربّ مجھ سے راضی رہے۔ اس وقت تک زندہ رکھے جس وقت تک میں اس کی رضا پر چلنے کا اہل ہوں، اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں، نہ کر سکوں۔ وہم و گمان بھی مجھے اس کا پیدا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں۔ جیسا کہ اسلام کا تقاضا ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انصاف کے قیام کے بغیر احسان کا قیام بھی ممکن نہیں۔ اور احسان کے قیام کے بغیر وہ جنت کا معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا جسے ابتائی ذِی الْقُرْبٰی کا نام دیا گیا ہے۔ اس لئے سب دعائیں کریں

پیشتر اس کے کہ میں بیعت کا آغاز کروں۔ میں چاہتا ہوں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سے درخواست کروں کہ صحابہ کی نمائندگی میں آگے تشریف لا کر پہلا ہاتھ وہ رکھیں۔ میری خواہش ہے، میرے دل کی تمنا ہے کہ وہ ہاتھ جس نے سیدنا (حضرت اقدس۔ ناقل) کے ہاتھوں کو چھوا ہے وہ پہلا ہاتھ ہو جو میرے ہاتھ پر آئے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں۔ اس کے بعد بیعت کا آغاز ہوگا۔" (الفضل ۱۹ ؍جون ۱۹۸۲ء)

اور بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں ہزارہا مخلصین جماعت سے جو روح پرور خطاب فرمایا وہ درج ذیل ہے :۔

"احباب خاموشی اختیار فرمائیں اور میری بات توجہ سے سنیں جزاکم اللہ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

نے جو اطاعت کے گُر سکھائے اپنے غلاموں کو، ان کی ایک مثال آپ بارہا سُن چکے ہیں۔ ایک صحابی جمعہ کے لئے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ اُن کے کانوں میں یہ آواز پڑی "بیٹھ جائیں" وہ اُسی وقت گلی میں بیٹھ گئے اور جس طرح پرندہ پُھدکتا ہے اس طرح دونوں قدموں پر اُچھل اُچھل کے مسجد کی طرف چلنے لگے۔ ایک اور صحابی نے دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہُوا ہے؟ اس نے کہا مجھے تو کچھ نہیں ہُوا مگر میرے کانوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی یہ آواز پڑی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ وہ تو مسجد کے اندر والوں کے لئے ارشاد تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ نہیں سُنا میرے کانوں میں صرف "بیٹھ جاؤ" کی آواز آئی اس لئے جہاں مَیں نے سُنا میں وہیں بیٹھ گیا۔

جس آقا کی غلامی میں ہم نے دُنیا کو فتح کرنا ہے اور دل جیتنے ہیں عالم کے، مَیں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ اُس کی غلامی کے بغیر کوئی نجات نہیں ہے۔ ایک ذرّہ بھی نجات کا حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے دائرہ غلامی سے باہر نہیں۔ اس لئے جو اصول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے قیامت تک کے لئے اپنے غلاموں کے سامنے پیش فرمائے۔ اور اپنی زندگی میں ان پر عمل کرکے دکھایا وہ جاری وساری ہیں۔

حضور کی خلافت اور (سیّدنا حضرت اقدس ......) اس دور میں جب کہ حضور کی خلافت پر بیٹھے تو آپ کے توسّط سے جو بھی خلیفہ حضور کی خلافت کی مسند پر ادب سے جھکتے ہوئے اور درود بھیجتے ہوئے بیٹھے گا اس کا بھی یہی حق ہے۔ کیونکہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی تعلیم جاری وساری رہے گی۔ اور اُن کی نمائندگی میں میرے جیسے نالائق اور نا اہل انسانوں سے بھی آپ کو وہی سلوک کرنا ہو گا جو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو سکھلایا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم تو یہاں تک ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم پر کوئی امیر مقرر فرمایا جائے اس کی اطاعت کرو۔ صحابہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! اگر وہ فاسق فاجر ہو تب؟ آپ نے فرمایا تب بھی اطاعت کرو۔ صحابہ نے سوال کیا یارسول اللہ اگر اس کے اندر کوئی اہلیّت نہ ہو تب بھی اطاعت کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں اطاعت کرو۔ اگر اس کا سر منقّیٰ کے برابر بھی ہو اور وہ حبشی غلام ہو تب بھی اس کی اطاعت کرو۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے صدقے اور آپ کے فیض سے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل میں مَیں جس منصب پر بٹھایا گیا ہوں۔ مَیں جانتا ہوں آپ سب سے زیادہ کہ مَیں اس کا اہل نہیں، اپنے آپ کو مَیں اس کا اہل نہیں سمجھتا مگر خدا کی تقدیر کیا کام دکھانا چاہتی ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کی تقدیر مجھے اس منصب پر بٹھائے رکھے آپ اس منصب سے تبھی استفادہ کر سکیں گے جب وہ حقوق ادا کریں گے جو حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے اس منصب کے مقرر فرمائے ہیں۔ اور مَیں خدا کے حضور تبھی تک سرخرو رہوں گا جب تک حضرت محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی تعلیم اور ارشاد کے مطابق میں آپ کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔ اب ہم بیعت کریں گے اور اس کے بعد دعا کریں گے۔ جس میں یہ دونوں باتیں خاص طور پر پیشِ نظر رکھیں۔ آپ منصب خلافت کے حقوق ادا

کرتے رہیں دل وجان کے ساتھ، دعائیں مانگتے ہوئے اور میں اللہ کے حضور گریہ وزاری اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے اس سے یہ التجا کرتا رہوں گا کہ مجھے آپ کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق بخشے اور اپنے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق بخشے آمین۔"

بیعت کا آغاز کرنے سے قبل حضور نے فرمایا:۔

"آیئے اب آپ بیعت میں شامل ہوں۔ سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے تین صاحبزادگان جو یہاں موجود ہیں وہ پہلے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں۔ پھر آپ سب اس بیعت میں شامل ہوں۔"

اس کے بعد عام بیعت ہوئی۔ بیعت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"آپ نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ ہم سے سلوک فرمایا۔ اور بڑے تحمل اور عفو کے ساتھ ہماری غفلتوں سے پردہ پوشی کی۔ آپ کامل وفا کے ساتھ اپنے رب کے کاموں پر لگے رہے۔ اتنا بوجھ آپ پر ڈالا گیا کہ میں جب دیکھتا تھا تو لرز اٹھتا تھا کہ کیسے انسان میں طاقت ہے کہ وہ اتنا بوجھ اٹھا سکے۔ مسلسل بیماریوں کے باوجود، اپنی عمر کی زیادتی کے باوجود، کمزوری کے باوجود جب بھی حضور کو وقت ملا میں نے دیکھا کہ رات کے بعض دفعہ دو بجے تک، بعض دفعہ صبح تین بجے تک آپ نے لوگوں کے خطوط کے جواب دیئے۔ اور ڈاک کو دیکھا اور ختم کیا۔ مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ ایسی راتیں آپ کی زندگی میں آئیں ابتلاء کے دنوں میں جبکہ ایک لمحہ کیلئے بھی آپ نہیں سوئے۔ اور ساری رات اپنے رب کو یاد کرتے رہے۔ اس سے رحمت اور فضل مانگتے رہے۔ جب تک مجھے واسطہ پڑا میں نے دیکھا آپ بے حد ہمدرد تھے۔ بے حد شفیق تھے۔ لوگوں کے ذرا سے دکھ سے آپ کو دکھ پہنچتا تھا۔

آپ کا حق ہے، جانے والے کا حق ہے کہ ہم آپ سے کامل وفا اور محبت کا سلوک کرتے ہوئے ہمیشہ آپ کو دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں۔ اور آپ سے پہلے جو خلفاء ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی جن کے قدموں میں بیٹھنا خلفاء اپنی سعادت سمجھتے ہیں یعنی (حضرت اقدس .....) اور آپ کے آقا، بے نظیر آقا، بے مثل آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود اور رحمتیں بھیجتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آج تک ہر ابتلاء میں جماعت کی حفاظت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج تک خلفاء کی کمزوریوں سے درگزر کرتے ہوئے اپنے اس وعدے پر نظر فرمائی ہے کہ میں ہر خوف کو امن میں تبدیل کر دوں گا۔ اور تمہارے دین کو تمہارے لئے تمکنت بخشوں گا اور تمہیں توحید پر قائم رکھوں گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار آقا اب بھی ہم سے وہی سلوک فرمائے۔ ہماری کمزوریوں سے درگزر فرماتے ہوئے اپنی بے پناہ رحمت پر نظر کرتے ہوئے۔ اب بھی ہم سے اسی طرح رحمت اور بخشش اور تائید اور نصرت ایزدی کا سلوک جاری رکھے۔ آمین۔

ان دُعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے مَیں یہ عرض کروں گا کہ خصوصًا ابتلاؤں سے بچنے کی دُعا کریں اور ابتلاؤں سے بچانے کے لئے بیمار دلوں کے لئے دُعائیں کریں۔ ایک رُوح بھی، اور ایک جان بھی اگر ضائع ہو تو میرا دل اس کے لئے دُکھ محسوس کرے گا۔ اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ ساری جماعت احمدیہ کا دل وہی ہے جو خلیفۂ وقت کا دل ہے۔ ایک ذرّہ بھی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہم سب دُکھوں میں مبتلا ہوجائیں پہلے اس سے کہ وہ دُکھ ہم پر ڈالے جائیں۔ اور درد بھری دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نصرت اور رحمت کی مدد مانگتے ہوئے عرض کریں کہ اے خدا! ہمارے سارے بھائیوں کو بچالے۔ ایک بھی ہم سے ضائع نہ ہو۔ اور اگر کوئی زخم خوردہ ہے تو اس کے زخموں کو شفا بخشے اور وہ کامل توبہ اور توبۃ النصوح کے ساتھ دوبارہ سلسلے سے تعلق جوڑے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین "۔

(روزنامہ الفضل ۱۹ر جون ۱۹۸۲ء)

مرکز تحقیق مسیحیّت اچھرہ لاہور کے صدر جناب نذیر احمد صاحب بٹ کی جانب سے ہمیں یہ اعلان برائے اشاعت موصول ہُوا۔

بسمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی جناب پادری کے ایل ناصر صاحب چیف ایڈیٹر ماہنامہ کلامِ حق گوجرانوالہ

جنابِ عالیٰ!

تسلیمات! گذارش ہے کہ کچھ عرصہ سے استثناء ۳۳/۲ کی عبارت میں "دس ہزار" اور "لاکھوں" کے ترجموں میں سے صحیح ترجمہ اور اس کے حقیقی مفہوم و مصداق کے بارے میں مسلمان اور عیسائی حضرات میں بحث چلی آرہی ہے۔ چنانچہ "تورات میں دس ہزار قُدسیوں والی پیشگوئی" نامی ایک مضمون جو کہ شیخ عبدالقادر صاحب کا ماہنامہ انصار اللہ ربوہ بابت ماہ جون ۱۹۸۲ء میں شائع ہُوا ہے اس کی فوٹو سٹیٹ کاپی آپ اور علامہ پال ارنسٹ صاحب کے مطالعہ کے لئے ارسالِ خدمت ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ مَیں نے یہ مرکز "مرکزِ تحقیقِ مسیحیّت" مسیحیت اور اس کے صحیح خدوخال کی پہچان کے لئے کھول رکھا ہے۔ چنانچہ مَیں نے اِس موضوع پر لکھنے اور دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی رائے لی ہے اور آپ کو اور علامہ صاحب اور دیگر " کلامِ حق " میں لکھنے والوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کوئی تاریخ مقرر کریں کہ جب مرکز میں سبھی جمع ہو کر بالمشافہ گفتگو کے ذریعہ اس مسئلہ پر حتمی فیصلہ دے دیں۔ یہ تاریخ آپ مجھے لکھ بھیجیں۔ مَیں متعلقہ اصحاب کو مرکز میں مدعو کرلوں گا اور یُوں فیصلہ مختصر وقت میں ہو سکے گا۔ اگر آپ لوگ نہ آنا چاہیں تو آپ تاریخ لکھ بھیجیں۔ ہم لوگ حاضر ہوجائیں گے! آپ کا مخلص

—— نذیر احمد بٹ

یادگار لمحے

مکرّم منظور احمد صاحب شاؔد - کراچی

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء میری زندگی کا یادگار دن تھا جب اس عاجز کو نافلۂ موعود، خلیفہ ذوالقرنین سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہُوا۔ خاکسار کچھ ضروری ڈاک لے کر حاضر ہُوا تھا۔ جوں ہی میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری پہنچا مجھے بتایا گیا کہ ملاقات مشکل ہے کیونکہ حضور چند منٹ پہلے ہی اُٹھ کر گئے تھے۔ دن کے ۲½ بجے کا وقت تھا اور ابھی حضور نے کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ خاکسار نے دفتر کے کارکنان سے درخواست کی کہ وہ پیغام پہنچا دیں۔ چنانچہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو کھانے کی میز پر پیغام پہنچا دیا گیا۔ کوئی نصف گھنٹے بعد حضور نے طلب فرمایا۔ خاکسار کے ساتھ ایک باڈی گارڈ اور دفتر کے ایک کارکن گئے۔ خاکسار پر نظر پڑتے ہی حسبِ معمول اس دن بھی حضور السلام علیکم کہنے میں سبقت لے گئے اور دونوں دوستوں سے ہاتھ کے اشارہ سے چلے جانے کو فرمایا چنانچہ اس عاجز غلام کو عزیز از جان آقا کی خدمت میں کم و بیش پچاس منٹ حاضر رہنے کا موقعہ ملا۔

حضور ہر چٹھی کا جواب اپنے دستِ مبارک سے لکھتے اور مجھے فرماتے پڑھو ٹھیک ہے۔ بھلا میں کیا عرض کر سکتا تھا آہستہ سے کہہ دیتا حضور ٹھیک ہے۔ حضور نے فرمایا لفافے بند کر کے اوپر ٹیپ لگا دو۔ میں کھڑے ہو کر حضور کی میز کا جائزہ لینے لگا۔ حضور سمجھ گئے اسے کسی چیز کی تلاش ہے۔ متبسّم فرمایا کیا چاہیئے؟ عرض کیا کوئی چاقو، قینچی یہ ٹیپ کاٹنی ہے۔ حضور نے فرمایا بس یہاں تو یہی ہے اور یہ کہتے ہوئے پلاسٹک کی کاغذ کاٹنے والی چھری دے دی۔ میں اس سے پلاسٹک کاٹنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ بجائے کٹنے کے سلپ (SLIP) ہو جائے۔ حضور اس سے بہت محظوظ ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا زور لگاؤ آج تمہارا زور دیکھتے ہیں۔ اسی دوران ایرکنڈیشنر میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی۔ حضور اسے ٹھیک کرنے لگ گئے اور مجھے گیج پڑھنے کا ارشاد فرمایا لیکن وہ ٹھیک نہ ہُوا۔ حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کوئی چھپکلی اس میں پھنس گئی ہے۔ پہلے تمہیں فارغ کر لوں پھر نکالوں گا۔ جب حضور تمام ڈاک دیکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ایک چٹھی میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کچھ زبانی بھی بتائیں گے تو گویا آپ حافظ ہیں۔ اچھا کہو کیا بات ہے۔ مجھے رشک آتا ہے ان لوگوں پر جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھ کر بات کر لیتے تھے۔ جب بھی میں ملاقات کے لئے حاضر ہُوا بہت کچھ سوچ کر گیا اور کچھ کہے بغیر واپس آ گیا۔ اس روز میں نے ہمّت کر ہی لی اور عرض کیا حضور مجھے سر درد کی تکلیف ہے۔ فرمایا کب سے؟ میں نے عرض کیا عرصہ

بارہ[۱۲] تیرہ[۱۳] سال سے آپ نے پوچھا کیا استعمال کرتے ہو میں نے عرض کیا میگیرل (MIGRIL) حضور نے گولی کا نام سنتے ہی فرمایا اَستغفر اللّٰہ ۔ اَستغفر اللّٰہ ۔ اَستغفر اللّٰہ ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ حضور کی زبان مبارک سے تین بار استغفار اور ایک بار انّا للّٰہ سُن کر سچی بات ہے میں تو متفکر ہوا۔ حضور نے فرمایا تم تو زہر کھا رہے ہو زہر۔ کتنی گولیاں روزانہ کھاتے ہو عرض کیا روزانہ ایک۔ پھر حضور نے استغفار پڑھا۔ فرمایا میں نے اس سے کئی لوگوں کو مرتے دیکھا ہے۔ ڈاکٹر (غالباً ذکی) نے گوتی (مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب) کے لئے یہی گولیاں تجویز کی تھیں۔ میں نے پھینکوا دیں۔ آئندہ یہ گولی نہیں کھانی۔ میں نے عرض کیا حضور اس کا کوئی متبادل۔ فرمایا کوئی متبادل نہیں۔ حضور ننگے سر تشریف رکھتے تھے۔ حضور نے دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیوں سے تالو کو مساج کیا اور فرمایا اس طرح صبح سویرے پانچ[۵]، چھ[۶] منٹ کیا کرو۔ خاکسار اُسی دن رات کی فلائیٹ سے واپس کراچی پہنچ گیا۔ صبح میں نے اہلیہ سے کہا اگر خدانخواستہ میں مرنے والا ہوں اور ڈاکٹر کہے یہ گولی کھلاؤ جان بچ جائے گی پھر بھی یہ گولی نہیں کھلانی اس لئے کہ میرے آقا نے اسے کھانے سے منع کیا ہے اور گھر میں جو گولیاں تھیں پھینک دیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب احسان ہے حضور رحمہ اللہ کی توجہ کے نتیجہ میں میں اس خطرناک گولی سے نجات حاصل کر چکا ہوں۔ پہلے روزانہ سر درد ہو جاتا تھا۔ اب کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ بھی زکام وغیرہ جو کہ کراچی میں عام ہے اس کی وجہ سے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

ملاقات کو کم و بیش پچاس منٹ ہونے کو تھے حضور نے ازراہِ شفقت پوچھا لاہور سے فلائیٹ جاتی ہے یا فیصل آباد سے۔ میں نے عرض کیا لاہور سے۔ پھر پوچھا کیسے جاؤ گے۔ لاہور سے کار لائے ہو۔ عرض کیا نہیں عام بس سے جانا ہے۔ اس پر حضور کھڑے ہو گئے اور فرمایا تو پھر جلدی جاؤ وقت کم ہے۔ یہ عاجز مصافحہ کا شرف حاصل کر کے روانہ ہوا اور یہ یادگار لمحات ختم ہو گئے۔ اے اللہ ہر آن اُس پاک وجود پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہ اور ہم سب کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

قدرت ثانیہ کے مظہر رابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

”اور میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن ہو سکتا تھا جو آیا اور جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گذر گئی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو گا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اس شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے (حضرت اقدس ....) سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔“ (الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۲ء)

وہ محبّت کا سفیر

(محبّت کے سفیر قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا و امامنا حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کے انتقالِ پر ملال پر)

از محترم چوہدری شبیر احمد صاحب — قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ
ربوہ

فاتحِ اقوامِ عالم وہ محبّت کا سفیر　　جس کی فرقت سے ہوئے غرقِ الم شاہ و فقیر
ساڑھے سولہ سال میں اس نے کیا صدیوں کا کام　　اُس کی ہر رَہ آنے والوں کیلئے روشن لکیر
وہ امامِ اتقیا وہ پیکرِ حُسن و جمال　　جس کی شفقت خادموں کے واسطے تھی بے نظیر
سایۂ رحمت تھا وہ انصارِ دیں کے واسطے　　اس کے دم سے وہ جوانوں کے جواں ہیں گو ہیں پیر
آج اس کے غم میں سب خورد و کلاں ہیں نیم جاں　　کون ان کا حال جانے جز خداوندِ خبیر
اِک قیامت تھی کہ رحلت کی خبر وحشت اثر　　چھین لی دستِ قضا نے ایک دم خیرِ کثیر
غم کے ماروں کو الٰہی صبر کی توفیق دے　　ناصرِ دیں کو عطا ہو قربِ مولائے قدیر
بندگانِ ناتواں پر تو نے فرمایا کرم　　دینِ حق کی تمکنت کا کر دیا ظاہر بشیر
دوسری قدرت کا چوتھا مظہرِ والاصفات　　طاہر احمد میرزا جو اہلِ حق کا ہے نصیر
شکر للہ دوسری قدرت ہمارے ساتھ ہے　　قائم و دائم رہے یہ سلسلہ ربّ قدیر

گر نہ ہوتی دوسری قدرت کی نعمت دہری
غم سے دیوانہ سا ہو جاتا یہ شبّیر حقیر

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ

امامِ جماعت احمدیہ نوّر اللہ مرقدہٗ

(از محترم جناب سلیم شاہجہان پوری)

جو نظم و ضبط کا خوگر بنا گیا وہ شخص
جو زندگی کا قرینہ سکھا گیا وہ شخص

وہ جس کے ضبط و تحمل کی داستاں ہے عجیب
سبق جو صبر و رضا کا پڑھا گیا وہ شخص

وہ جس کے عزمِ مصمّم پہ حوصلے قرباں
جو راہِ جہدِ لقا پر چلا گیا وہ شخص

وہ جس کا چہرہ تھا خنداں کشادہ پیشانی
جو راز ہم کو خوشی کا بتا گیا وہ شخص

وہ جس کی جان تھا عشقِ محمدِ عربی
شرابِ حُبِّ نبی کی پلا گیا وہ شخص

وہ جس نے راتیں گذاریں عبادتِ حق میں
جو گُر قبولِ دُعا کا سکھا گیا وہ شخص

وہ جس نے نظمِ جماعت کو استوار کیا
بناءِ قوم کو سیسہ پلا گیا وہ شخص

وہ جس نے عام کیا ذکر غلبۂ اسلام
جو مژدہ فتح و ظفر کا سُنا گیا وہ شخص

وہ جس نے حق و صداقت کو سربلند کیا
دروغ و کذب کو یکسر مٹا گیا وہ شخص

چراغ جس نے بجھائے غرور و نفرت کے
دیئے خلوص و وفا کے جلا گیا وہ شخص

دعائیں دیتا تھا دشمن کو گالیاں کھا کر
دلوں پہ پیار کا سکّہ بٹھا گیا وہ شخص

جو بانٹتا تھا خزانے وفا و الفت کے
جو خالی ہاتھ جہاں سے چلا گیا وہ شخص

ہر آنکھ غم میں اسی کے تو اشکبار ہے آج
اُسی کے غم میں ہر اک قلب سوگوار ہے آج

قرار داد ہائے تعزیت و عہد اطاعت و وفاداری

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس اپنے محبوب اور عالی مقام امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث ـ نافلہ) رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اندوہناک وفات پر اپنے قلبی رنج و غم اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ ۸ ؍اور ۹ ؍جون کی درمیانی شب کو اچانک اس خبر وحشت اثر سے ہمارے دلوں میں جو غم و اندوہ کی لہر دوڑی الفاظ اس کیفیت کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہ

آپ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مبشر نافلہ تھے۔ اور حضرت مصلح موعود کے مایۂ ناز جانشین جن کے حق میں حضور نے اپنی زندگی میں ہی آئندہ آنے والے مخالفوں پر کامیابی و کامرانی کی خوشخبری دے دی تھی۔

ہم سے جدا ہونے والے محبوب امام نے اپنی دیگر کٹھن ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مجلس انصار اللہ کے گلشن کی آبیاری بھی اپنے خون پسینہ سے فرمائی۔ ۱۹۵۴ء میں جب آپ کو اس عظیم تنظیم کی صدارت کی ذمہ داریاں سونپی گئیں تو آپ نے بجا طور پر فرمایا کہ اب مجلس انصار اللہ جوان ہو گئی ہے۔ آپ نے واقعی اپنی خداداد صلاحیتوں سے بظاہر عمر رسیدہ لوگوں پر مشتمل اس تنظیم کے اراکین کو جوانوں کا جوان بنا دیا۔ آپ نے جہاں مجلس انصار اللہ کو نئی زندگی بخشی وہاں دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تعمیر کروا کے آپ نے مجلس کے کام کو منظم کیا۔ اور نئی جہتوں پر اسے گامزن کر دیا۔ آپ کے دوش مبارک پر خلافت کی عظیم ذمہ داریاں پڑنے کے بعد بھی حضور کی ذاتی توجہ اور راہنمائی کے نتیجہ میں ہماری تنظیم و تربیت کا براہ راست سلسلہ جاری رہا جس کے بعد سائیکل سفر، خدمت خلق، تعلیم القرآن اور دیگر جماعتی خدمات میں انصار اپنے نوجوان بھائیوں کے دوش بدوش چلنے کے قابل رہے۔ انصار اللہ کی تنظیم میں نائب صدر صف دوم اور تین اضافی صدران کے تقرر کے ارشاد سے زندگی کی ایک نئی لہر دوڑانے کا سامان فرمایا۔

حضور کے ساڑھے سولہ سالہ عہد خلافت میں جماعت نے جس تیز رفتاری سے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی ہے وہ

آپ کی انتھک محنت، فراست اور تعلق باللہ پر روشن دلیل ہے۔ آپ نے ہر مخالفت اور ہر فتنہ کا مقابلہ کمال خندہ پیشانی اور انتہائی صبر واستقامت اور خاص انابت الی اللہ کے ساتھ کیا۔ نیز جماعت کو آپ نے ایسے پاکیزہ اور دلنشین ماٹو عطاء فرمائے بمثلاً :-

"ہمیشہ مسکراتے رہو" ——— "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

جن سے جماعت بفضلِ خدا ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے کے علاوہ خوش خلقی اور پاکیزگی کا پیکر بن گئی اور اشاعت اسلام کے لئے پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنا ان کا شیوہ ہوگیا۔ آپ کے ساڑھے سولہ سالہ عہد خلافت میں کمیت اور کیفیت کے اعتبار سے اتنے عظیم کارنامے منصۂ شہود پر آئے جن کی برکات اور تاثیرات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

ممالک بیرون میں مشن ہاؤسز، مساجد، ہسپتال، تعلیمی اداروں نیز مرکزی مہمانخانوں اور دارالضیافت میں غیر معمولی توسیع، لنڈن کانفرنس کی شاندار کامیابی، پریس کانفرنسوں سے مدلّل خطابات رہتی دُنیا تک یاد رہیں گے آپ نے جو بھی تحریک فرمائی وہ پہلی تحریک سے بڑھ کر کامیابی اور خیر وبرکت سے ہمکنار ہوئی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم، صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ وجوبلی فنڈ اور عظیم تعلیمی منصوبہ اس کی بیّن اور روشن مثالیں ہیں۔ یہ تحریکیں نہ صرف جماعت احمدیّہ پر بلکہ عالم اسلام پر احسان کی حیثیت رکھتی ہیں اور ہم غلامانِ خلافت ان احسانات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے اور دردمندانہ طور پر دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اعلیٰ علیّین میں مقام عطا فرمائے اور ہر آن رفعت درجات سے نوازتا رہے اور ہم اس عزم صمیم کا اظہار کرتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز آپ کے جاری فرمودہ جملہ نیک کاموں کو جاری رکھیں گے اور ان کی باحسن طور تکمیل کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ہ

ہم ممبرانِ مجلس انصاراللہ مرکزیہ اس قرارداد کے ذریعہ سیدنا حضرت (قدرت ثانیہ کے مظہر رابع) ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ حضور نور اللہ مرقدہٗ۔ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندانِ گرامی صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور دختران کرام صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے جملہ برادران وہمشیرگان وجملہ ممبران خاندان حضرت اقدس اور روئے زمین پر پھیلی ہوئی جملہ جماعت ہائے احمدیّہ کے سارے اراکین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرماتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق سعید عطا فرمائے اور ہماری جملہ ناچیز مساعی کو شرفِ قبول بخشے آمین۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (قدرتِ ثانیہ کے مظہر رابع) ایدہ اللہ تعالیٰ سے

عہدِ اطاعت و وفاداری

ہم ممبران مجلس انصاراللہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے حساب شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ایک مرتبہ پھر اپنے وعدہ آیت استخلاف کو پورا فرماتے ہوئے اپنے مسیح پاک کی جماعت کے غم وحزن اور خوف کے لمحات کو محض اپنے فضل و کرم سے امن کی تسکین بخش حالت میں تبدیل فرما دیا۔ اور قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے ملائکہ کے ذریعہ مومنین کے دلوں کو مائل کر دیا۔ اس خدائی انتخاب پر ہم صدقِ دل کے ساتھ مسرور و مطمئن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے محض اس کی رضا جوئی کی خاطر اپنے نئے امام واجب الاحترام قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صمیم قلب سے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہتے ہیں اور پوری بشاشت اور خلوص کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ احیاء دین اور قیام شریعت کے لئے ہم جان و دل سے ہر لحاظ سے حضور کے انصار ثابت ہوں گے اور پُر خلوص جذبۂ وفاداری کے ساتھ ہم آپ کے تمام حکموں پر کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ نیز تقویٰ، عبادت اور اخوت کی تعلیم کو پہلے سے زیادہ پیشِ نظر رکھیں گے اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے مشن کو جاری و ساری رکھیں گے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُسْتَعَان

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ۔ ۱۶/۶/۸۲

صدر انجمن احمدیہ قادیان (بھارت)

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ صدر انجمن احمدیہ آج بتاریخ ۹ ر جون ۱۹۸۲ء اپنے غیر معمولی اجلاس میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد .... (رحمہ اللہ تعالیٰ ــ ناقل) کے انتقال پُرملال پر اظہار حزن والم کرتی ہے اور آپ کے خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے۔ آپ سیدنا حضرت (اقدس ــ ناقل) کے پوتے اور حضرت المصلح الموعود کے فرزند ارجمند تھے۔ ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ سریر آرائے خلافت ہوئے اور قریباً ۱۷ سال عہد خلافت میں نہایت اولوالعزمی اور جانثاری سے خدمتِ دین کا فریضہ بجالاتے ہوئے ۸ - ۹ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے اسلام آباد پاکستان میں آپ نے اپنی جان اپنے مالک حقیقی کے سپرد کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؒ نے چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ جولائی ۱۹۲۹ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ قادیان سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا اور ۱۹۳۴ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اگست ۱۹۳۴ء میں آپ کی شادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم سے ہوئی۔ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو مزید تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک آپ کا قیام وہاں رہا اور ۹ نومبر کو بانیل و مرام واپس قادیان تشریف لائے۔ واپسی پر کچھ عرصہ کے لئے آپ جامعہ احمدیہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اور پھر جون ۱۹۳۹ء کو حضرت المصلح الموعود نے آپ کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر فرمایا۔ اپریل ۱۹۴۴ء تک یہ مرکزی دینی و علمی ادارہ آپ کی نگرانی میں ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے لئے تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ مئی ۱۹۴۴ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۵ء (تا انتخاب قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث) تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے قوم و ملّت کے نونہالان کی تعلیمی رہنمائی فرماتے رہے۔ فروری ۱۹۳۹ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۴۹ء تک آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے اور اکتوبر ۱۹۴۹ء سے نومبر ۱۹۵۴ء تک جبکہ حضرت (قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی) بنفس نفیس صدر رہے آپ نے نائب صدر کا عہدہ سنبھالا اور حضرت المصلح الموعود کی زیر نگرانی نوجوانانِ احمدیت کے محبوب قائد کی حیثیت سے شاندار خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے دوران کئی ماہ تک مسلسل گرانقدر اور اہم انتظامی امور کی سرانجام دہی کا موقعہ ملا۔ تاریخ احمدیت میں یہ خدمات سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔

۱۹۵۳ء کے ہنگاموں میں آپ کو قید و بند کی تکالیف بھی اٹھانا پڑیں۔ ۱۹۵۴ء میں آپ کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زمام قیادت سپرد کی گئی۔ آپ کی روحانی توجہ کی بدولت اس مجلس میں حیرت انگیز بیداری پیدا ہوئی اس کا وسیع دفتر اور ہال تعمیر ہوا۔ ماہنامہ انصار اللہ کا اجراء اور عمر رسیدہ بزرگوں کی یہ تنظیم مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہوئی۔ مئی ۱۹۵۵ء حضرت مصلح موعود نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا صدر مقرر فرمایا۔ اس طرح اس نہایت اہم جماعتی ادارہ کی باگ ڈور آپ کو سونپ دی گئی۔ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت المصلح موعود کے وصال پر آپ کی خلافت پر جماعت احمدیہ کا اجتماع ہوا۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد کے وصال پر آپ ناظر خدمت درویشان مقرر ہوئے اور تا انتخاب خلافت اِس عہدہ پر گرانقدر خدمات بجا لاتے رہے۔

آپ نے ۱۷ سالہ بابرکت دورِ خلافت میں جماعتی ترقی و استحکام کی متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن کے شاندار نتائج ظاہر ہوئے۔ مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی بنیاد رکھی تاکہ وہ منصوبے اور سکیمیں جو حضرت المصلح الموعود نے شروع فرمائی ہوئی تھیں ان کو جاری رکھا جائے۔ اس فنڈ میں اب تک قریباً ۳۷ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور کئی لاکھ کے صرفہ سے ایک لائبریری تعمیر ہو چکی ہے جو خلافت لائبریری کے نام سے موسوم ہے۔ ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ اصل سرمایہ کو محفوظ رکھتے ہوئے اس فنڈ کے منافع سے تبلیغی اور تربیتی اور تعلیمی سکیمیں کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔ اس فنڈ سے حضرت المصلح الموعود کے خطبات عید الفطر اور عید الضحیٰ شائع ہو چکے ہیں اور آپ کی سوانح کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے اور دوسری زیرِ اشاعت ہے۔

حضرت المصلح الموعود کے دورِ خلافت میں مغربی اور مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے تھے۔ بعض ممالک میں کمیونٹی سنٹر اور میڈیکل سنٹر اور جاری کئے گئے۔ آپ کی وفات کے بعد اس کام کی ذمہ داری قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث نے سنبھالی۔ آپ نے اپریل ۱۹۷۰ء میں نائیجیریا۔ غانا، ایوری کوسٹ (IVORY COST) لائبیریا اور سیرالیون کا دورہ کیا آپ نے افریقہ میں جاری شدہ کام کو ترقی دینے کے لئے نصرت جہاں اسکیم جاری فرمائی اس کے نتیجہ میں اس اسکیم کے تحت نائیجیریا میں تین میڈیکل سینٹر دو سیکنڈری سکول کھولے گئے۔ غانا میں چار میڈیکل سینٹر اور چھ سیکنڈری اسکول۔ لائبیریا میں ایک سیکنڈری اسکول ایک میڈیکل سینٹر۔ گیمبیا میں پانچ نئے میڈیکل سینٹر اور سیرالیون میں چار میڈیکل سینٹر اور تین سیکنڈری اسکول کھل چکے ہیں۔ حضور نے اپنے عہدِ خلافت میں یورپ کے کئی سفر کئے مگر حضور نے پہلے سفر میں جولائی اگست ۱۹۶۷ء میں یورپ کا دورہ فرمایا اور احمدیہ مشن ہمبرگ ہالینڈ کوپن ہیگن اور لنڈن میں جماعتی کاموں کا جائزہ لیا اور متعدد پریس کانفرنسوں کو خطاب فرمایا۔ ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو لنڈن میں امن کا پیغام اور حرفِ انتباہ کے نام سے تقریر فرمائی جس میں حضور نے یورپ کو انتباہ کیا کہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو تیسری جنگ عظیم سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔ تیسری جنگ عظیم کا خاتمہ اسلام کی فتح کا آغاز ہوگا۔ یہ پیغام بہت پُر اثر ثابت ہوا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم: جماعتِ احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر حضور نے اعلان فرمایا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جب جماعت کے قیام پر ایک سو سال گزر چکے ہوں گے جماعت صد سالہ جوبلی منائے گی۔ اور یہ تقریب ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہو کر آخر سال تک جاری رہے گی۔ ان درمیانی ۱۶ سالوں میں آپ نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا ایک جامع منصوبہ پیش فرمایا۔

اوّل: مشرقی و مغربی افریقہ ڈنمارک، فرانس، ناروے، سویڈن، سپین، انگلینڈ، کینیڈا، شمالی اور جنوبی امریکہ میں مزید مشن قائم کئے جائیں۔ ہر ایک مشن میں ایک مسجد ہوگی۔

دوم: قرآنِ کریم کے تراجم روسی، فرانسیسی، چینی، اطالوی اور یوگوسلاوی زبانوں میں اور مغربی افریقہ میں بولی جانے والی ایک عام زبان۔

سوم: اسلام کے لٹریچر کی کم از کم دنیا کی سو زبانوں میں اشاعت ہو۔

چہارم: قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جہاں بھی اجازت ملے براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جوبلی منانے میں صرف سات سال باقی رہ گئے ہیں اور جوبلی اسکیم کے تحت جماعت کا قدم ہر ملک میں آگے بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب زمانہ میں جماعت کی جس رنگ میں قیادت فرمائی وہ آپ ہی کا حصّہ ہے۔ آپ نے روتے ہوئے چہروں کو مسکراہٹ بخشی، ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا بنے اور جماعت کو ان انتہائی خطرناک ایام میں منتشر ہونے سے بچایا۔ حضور نے ستم رسیدہ اور لٹے ہوئے افرادِ جماعت کو خدا تعالیٰ کی نصرت کے بدلے پیار۔ ظلم

کے بدلے احسان اور دشمنی کی جگہ دوستی کا عملی سبق دیا۔ اور ان اَن گنت مشکلات اور مصائب کے طوفان میں وہ کوہ وقار بن کر جماعت کو مصائب سے گزار کر ترقی کی راہوں پر لے جانے کا موجب بنے۔

۱۹۷۸ء میں کسرِ صلیب کانفرنس لندن میں منعقد فرمائی اور اس میں بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر خطاب فرمایا اور عیسائیوں کی طرف سے بھیجے گئے مناظرے کے چیلنج کو قبول فرمایا لیکن اب تک کوئی مقابلہ کے لئے تیار نہ ہُوا۔

اسپین میں حضور نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء میں قرطبہ کے ماحول میں پیڈرو آباد کے مقام پر ایک عظیم الشان مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جو ۱۹۸۱ء میں مکمل ہو چکی ہے اور اس سال انشاء اللہ اس مسجد کا افتتاح ہوگا۔ اسی طرح آپ کے بابرکت عہد میں جاپان میں ایک مشن ہاؤس خریدا گیا۔ کیلگری کینیڈا میں مسجد اور دار التبلیغ کے لئے ایک وسیع قطعہ زمین خرید لی گئی ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک اسکیم کے ماتحت بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم رکھوانے کا منصوبہ بنایا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں قرآن مجید رکھوائے گئے۔

یہ بابرکت وجود اب ہم سے جدا ہو چکا ہے۔ اَب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی رُوح پر دائمی برکات و انوار کی بارش نازل فرمائے۔ اور اعلیٰ علیّین میں آپ کو درجات رفیعہ عطا فرمائے اور آپ کے خاندان اور جماعت کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہُوا کہ رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ ریکارڈ کی جاتی ہے۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہم ممبران مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وجملہ کارکنان سیدنا وامامنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ..... نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے فرزندِ جلیل (حضرت اقدس ـ ناقل) کے قدموں میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

آپ اللہ تعالیٰ کی بشارات اور پیشگوئیوں کے مطابق ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے آپ کے تقریباً سترہ سالہ دَورِ خلافت میں ہر جہت سے انقلابی ترقی کی۔ دُنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام مستحکم کرنے کے لحاظ سے آپ کا دورِ خلافت جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

آپ نے نصرت جہاں کی آسمانی سکیم کے ذریعہ مغربی افریقہ کے نصف درجن سے زائد ملکوں میں متعدد احمدیہ ہسپتال

کھول کر، بیسیوں سیکنڈری سکول اور دیگر تعلیمی ادارے قائم کرکے اہل افریقہ کے دلوں کو ایسا جیتا کہ وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے اور وہاں کے لوگوں کی نگاہ میں "احمدیہ" کا لفظ عزّ و شرف کا ہم معنی شمار ہونے لگا۔

آپ نے تمام دُنیا میں محبّت کا پیغام دیا۔ خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے سات غیر ملکی سفر کئے اور یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ امریکہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں تشریف لے گئے۔

آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نافلۂ موعود کو اپنے فضل سے بلند ترین درجات قرب سے نوازے۔ آپ کی پاک رُوح پر تا ابد اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے۔ اور ہر آن آپ کے درجات میں اضافہ کرتا چلا جائے آمین

ہم انشاء اللہ حضور رحمہ اللہ کی تمام جاری فرمودہ تحریکات اور ہدایات پر تادمِ زیست عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہم حضور کی حرم محترم۔ صاحبزادگان۔ صاحبزادیاں۔ ہمشیرگان اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ اس شدید صدمہ اور انتہائی غم میں ہر طرح شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

نذیر احمد مبشر ۱۴/۶/۸۲

وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

عہدِ اطاعت منجانب ممبران مجلس و کارکنانِ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

بخدمت حضرت مرزا طاہر احمد (قدرت ثانیہ کے مظہر رابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت (حافظ مرزا ناصر احمد - ناقل) رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر ہم ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید اپنے قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیارے وجود کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے آمین۔

حضرت (قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث) - ناقل) کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت کا بوجھ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کندھوں پر ہے۔ ہم اجتماعی اور انفرادی طور پر حضور کو اپنی مکمّل اطاعت اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہر موقع پر ہمیں حضور اپنا مطیع اور فرمانبردار پائیں گے۔ ہمیں اس نئے دَور میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے۔ ہم انہیں پوری خوش اسلوبی سے ادا کرتے کا عہد کرتے ہیں۔ حضور کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہمارا شیوہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ حضور کے ساتھ ہو۔ ہر آن حضور کی نصرت فرمائے اور ہر میدان میں فتح و کامرانی نصیب کرے اور حضور کی قیادت میں اسلام ساری دنیا میں سربلند ہو جائے آمین۔
اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی راہ نمائی میں اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نذیر احمد مبشر ۱۴/۶/۸۲
وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ اجلاس آج مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۶۱ہش بمطابق ۱۶ جون ۱۹۸۲ء دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ قرار داد منظور کی گئی:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی تقدیر کے مطابق ہنساتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے۔ اور وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے۔ اس آیت قرآنی کے مطابق گذشتہ چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے رلانے اور ہنسانے کے دو عظیم جلوے ہمیں دکھائے خوشی غمی کے دو دھارے چلائے جن کے سامنے ہم نے سر تسلیم و رضا خم کیا۔ ایک محبوب جدا ہوا اور ایک محبوب عطا ہوا۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے بڑے صدمہ سے ہمیں اپنے خاص فضل سے بہت بڑی سکینت عطا فرمائی اور آیت استخلاف کے وعدے کے مطابق ہمارے خوف کو امن سے بدل دیا اور احمدیت کی تمکنت اور مضبوطی کے سامان پیدا فرمائے اور رسالہ الوصیت کے مطابق قدرت ثانیہ کا چوتھا مظہر عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر یہ نظارہ خوب تھا۔ فرشتوں نے ساری جماعت کو اپنے حصار عافیت میں لے لیا اور ایک بھی سعید روح ضائع نہیں ہونے دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

الٰہی سلسلوں میں قدیم سے یہ سنت اللہ جاری ہے کہ غم اور صدمہ سے انہیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ اسی سنت اللہ کے مطابق ۸، ۹ جون کی درمیانی شب کو پونے ایک بجے قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث، نافلہ موعود متعدد بشارتوں کے مصداق آفاق عالم میں نظام احمدیت کو مستحکم کرنے والے مبارک وجود سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد اللہ آپ پر راضی ہو کی وفات کے صدمہ نے ہمارے دلوں کو ہلا دیا۔

اس موقعہ پر ہم اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں یہی کہتے ہیں:۔
"تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى بِهٖ رَبُّنَا"۔
ہماری آنکھیں اشکبار ہیں دل بے حد مغموم مگر زبان سے ہم صرف وہی کہتے ہیں جس سے خدا راضی ہو یعنی
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

آپ کا سانحۂ ارتحال احمدی دُنیا کے لئے ایک زلزلۂ عظیمہ سے کم نہ تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ آپ کی ذات ہر احمدی کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر شفیق تھی۔ آپ اس کا غم خود اٹھاتے دعائیں کرتے۔ ہمارا یہ محبوب آقا نہ صرف خود سراپا محبّت و شفقت تھا۔ بلکہ اُس نے ساری دُنیا کو "محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کا درس دیا۔ وہ مبارک وجود جس کے قریبًا سترہ سالہ دَورِ خلافت میں ہم نے احمدیّت کی تائید میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں اور غیر معمولی نشانات کو دیکھا جس کے بابرکت وجود سے جماعت کی تعلیم و تربیّت اور اشاعتِ قرآن کے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام پائے۔

جس کے عہدِ سعادت میں سلسلہ کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ اور برکت پر برکت عطا ہوئی اور حضرت اقدس (ناقل) کا الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کے عہد میں پورا ہوا۔ چنانچہ سربراہِ مملکت گیمبیا جناب ایف ایم سنگھاٹے نے احمدیّت قبول کرکے حضرت اقدس ...... کے کپڑوں سے برکت پائی۔

علم کی دُنیا میں آپ کی دُعاؤں کے طفیل جماعت کے ایک فرد کو نوبل پرائز ملا۔ نیز آپ کے مبارک عہد میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن، وقفِ عارضی، تعلیم القرآن، نصرت جہاں سکیم۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور دیگر بہت سی تحریکات جاری ہوئیں جن کے ذریعہ پاکستان اور اکناف عالم میں احمدیت کو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی۔

مسجد بشارت سپین کی تعمیر ایک اور عظیم برکت ہے جو آپ کے عہد میں رُونما ہوئی۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جو سپین میں سات سو پینتالیس سال کے بعد تعمیر ہوئی جس کا سنگ بنیاد آپ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔

اسی طرح دُنیا بھر میں ہزاروں ہزار نفوس کو آپ کے انفاخ قدسیہ سے روحانی حیات ملی مشرق کے اہم ملک جاپان میں نئے مشن کا قیام عمل میں آیا۔ امامِ جماعت کی ملاقات اور رُوحانی فیوض سے مستفیض ہونے کے لئے بیرونی ممالک سے مرکز میں آنے والے اصحاب کے لئے ان کے مناسبِ حال اور شایانِ شان قیامگاہیں تیار کروائیں۔ نیز ان کی علمی تشنگی کو سیراب کرنے کے لئے مکتبہ علمیہ قائم کیا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سرزمین برّاعظم افریقہ میں نئے سکول کالج اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور دُنیا بھر میں نئی مساجد نئے مشن ہاؤسز کی تعمیر ایسے کارنامے ہیں جو آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رکھیں گے۔ غرض آپ کی زندگی کا ہر دن جماعت کی روز افزوں ترقی کا پیغام لایا۔

۱۹۷۴ء کے حد درجہ پُرآشوب اور اذیت ناک حالات میں آپ نے جس رنگ میں جماعت کی راہنمائی کی اور مصائب کے طوفانوں سے جماعت کو محفوظ و مصئون رکھا، جماعت نے مسکراتے ہوئے چہروں سے اُن مصائب کو برداشت کیا۔ آپ کی ہدایات کے مطابق جماعت خدا تعالیٰ کی خالص اور چمکتی ہوئی توحید پر قائم رہی۔ نیز آپ نے جس جرأت اور یقین کے ساتھ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں عقائد احمدیت کی ترجمانی کرکے اتمامِ حجّت فرما دی۔ یہ سب امور آپ کی زندگی اور آپ کے عہدِ خلافت کے ایسے شاندار اور زریں کارہائے نمایاں ہیں کہ سلسلہ کی تاریخ کے صفحات ہمیشہ اُن کے ذکر سے چمکتے اور دمکتے

رہیں گے۔

آپ کی جدائی سے دلوں کو جو صدمہ پہنچا ہے اس پر ہم بحکم خدا صبر کرتے ہیں اور اپنے پیارے خدا سے آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

اے خدا ہمارے دلرُبا نورانی وجود، ہم سے جُدا ہونے والی مقدس رُوح کو اپنے خاص فضل سے جنّت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب عطا فرما۔ آمین۔

ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تینوں فرزندانِ ارجمند۔ دونوں بیٹیوں، غمزدہ رفیقۂ حیات۔ تمام افرادِ خاندان، دیگر لواحقین اور دُنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب و خواتین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سیّدنا حضرت (اقدس ۔ ناقل) نے غلبۂ اسلام کی جو مہم جاری فرمائی جسے آپ کے خلفاء اپنے نورِ بصیرت اور انتھک کوششوں اور الٰہی ہدایات و تائیدات کے ماتحت آگے بڑھاتے رہے۔ اب اس کی زمامِ قیادت ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک میں آئی ہے۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کے مطابق اُسے آگے کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانی ہمیشہ پیش کرتے رہیں گے اور آپ کے سب حکموں پر لبیک کہنا اپنے لئے سعادت سمجھیں گے۔

حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ ہم سب کے لئے دُعا کریں کہ ہم اس عہد کو صحیح معنیٰ میں پورا کرنے والے ہوں اور ہمارا خدا ہم سے راضی ہو۔ آمین ؎

والسّلام

ہم ہیں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ضروری نوٹ:۔ اس کے علاوہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں، تنظیموں کی طرف سے ہمیں تعزیت پر مشتمل قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ ہم جگہ کی قلّت کی وجہ سے انہیں یہاں نقل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جانے والے محبوب آقا کے حق میں اُن کی دُعائیں اور جذبات قبول فرمائے۔ آنے والے محبوب آقا کے ساتھ ان کی اطاعت اور محبت کو ثمر آور فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

برکتوں والا مہینہ

غلام باری سیف ربوہ

رمضان المبارک کا مہینہ خدا کی رحمتوں اور فضلوں کے نزول کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینہ میں خدا کی آخری شریعت قرآن کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ اس مبارک مہینہ میں لیلۃ القدر میسر ہوتی ہے جسے خداوند کریم ہزار مہینہ سے بھی بہتر قرار دیتا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کے بندے شب بیداری کرتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں شیاطین یعنی بدی کے محرک پابندِ سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور خدا کی رضا یعنی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور فرشتے ندا دیتے ہیں یا باغی الخیر اقبل اے نیکی کے طالب قدم بڑھا۔ اس کی رحمتوں کے حصول کا وقت ہے ویا باغی الشّر اَقصر اور اے بدی کے خواہاں قدم روک۔ یہ وقت نیکی کرنے کا ہے، برائی کا نہیں۔

اس مبارک مہینہ کی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے صادق ومصدوق نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری خدا کی لقاء کے وقت۔ خدائے ذوالعرش خود فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وہ جو ہمارے لئے سرگرداں ہیں ہم خود ان کی اپنی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جب بندہ خدا کی طرف چل کر آتا ہے تو خدا اس کی جانب دوڑ کر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب میرا بندہ خدا کے لئے روزہ رکھتا ہے تو اس کی جزا خود خدا بغیر کسی واسطہ کے دیتا ہے۔ یا جزا میں خدا بندے کو مل جاتا ہے۔ پس کتنا مبارک وقت ہے۔

اس رحیم وکریم خدا کی رحمت آج پھر جوشوں پر ہے۔ آج قبولیت دُعا کا وقت ہے غنیمت ہیں یہ ایام۔ خوش قسمت ہے جس کی زندگی میں ایک بار پھر یہ ایام آئیں۔ اور وہ اپنی مغفرت کے سامان کرے۔ مرادوں سے دامن بھر لے۔ اور بدنصیب ہے وہ شخص جو سو کر یہ ایام گذار دے۔

مذہبی جماعتوں کی ترقی کا ذریعہ نیک تغیر، خدا کے قرب کا حصول اور دُعا ہے۔ آیئے اس مہینہ میں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارے آقا قدرتِ ثانیہ کے مظہر بار بار ہمیں ان امور کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔

اَنصَارِ بزرگان! ہم جو اس عمر کے اس دَور میں سے گذر رہے ہیں ہم ہر لمحہ ہر آن اپنی منزل آخرت کے قریب ہو رہے ہیں۔ نجانے پھر یہ ایام ہماری زندگیوں میں آئیں گے اس لئے انہیں غنیمت جانیں۔ دُعائیں کیجئے۔ عالم اسلام کیلئے بہت نازک ایام ہیں ان کے لئے بھی۔ دُعا سے بھی ہاتھ بٹایئے حضور کا۔ دعاؤں سے اپنے مسائل کا بھی حل چاہیئے کہ اس قادر کے ہاتھ میں ہے سب کچھ۔ اور جب بندہ اس کی تقدیر کے پورا ہونے کے لئے دعا کرتا ہے تو بخدا خداوند اس دُعا کو ردّ نہیں کرتا۔

(مرکزی اعلانات)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل اور نمایاں کامیابی

سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی کے مرکزی امتحان انصار اللہ کا نتیجہ مع اسناد کامیابی ۔ زعماء کرام کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے ۔ زعما اور زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اسنادِ کامیابی اپنی مجلس کے اجلاس عام میں باقاعدہ تقسیم کرنے کا اہتمام کریں تاکہ دوسرے انصار کو بھی دوسری سہ ماہی کے امتحان میں شریک ہونے کی تحریک پیدا ہو ۔ جزاکم اللہ ۔

امتحان سہ ماہی اوّل میں کُل ایک ہزار ایک سو نو انصار نے شمولیت اختیار کی جبکہ گذشتہ سال اسی امتحان میں کل ۷۱۳ انصار شریک ہوئے الحمد للہ ۔ اس امتحان میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی :۔

۱ ۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی	دار الرحمت غربی ربوہ	اوّل
۲ ۔ مکرم غلام رسول صاحب اعوان	ڈیرہ غازی خان	دوئم
۳ ۔ مکرم قریشی عبد اللطیف صاحب	مصطفےٰ پارک ۔ اوکاڑہ	سوئم

اللہ تعالیٰ تمام انصار کو یہ کامیابی کرے اور دین و دُنیا میں سرخرو فرمائے آمین ثم آمین ۔

قائد تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

رمضان المبارک اور انصار حضرات

ان مبارک ایام میں انصار احباب جہاں نوافل ، تہجد ، تراویح ، تلاوت قرآن کریم اور رمضان المبارک کی دوسری متعلقہ عبادات کو تندہی سے ادا کریں گے وہاں قیادت اصلاح وارشاد کی طرف سے بھی گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل کُتب کا خاص طور پر مطالعہ کریں :۔

(۱) ہماری تعلیم (۲) احمدیت کا پیغام ۔ (۳) ہمارے عقائد

یہ تینوں رسالے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت اور اصلاح وارشاد کے نقطہ نظر سے بہت مفید ہیں ۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ کے تحت مختلف مجالس اپنے ہاں مجالس مذاکرہ منعقد کرتی ہیں جس کے بہت بابرکت نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ لہٰذا تمام مجالس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ بابرکت عمل حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاں مجالس مذاکرہ منعقد کریں۔ اپنے علاقہ کے مربی صاحب کو بھی مدعو کرکے دوستوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مواقع مہیا کریں اور سوال و جواب کے ذریعہ غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔

جملہ ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے مربیانِ کرام سے استفادہ کریں اور اپنے ضلع میں اپنی مقامی مجالس کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ مناسب جگہوں کا انتخاب کرکے پروگرام بنائیں اور مرکز کو اپنی مساعی سے آگاہ کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

مجالسِ انصار اللہ کی

ہمہ گیر ترقی

مجالس انصار اللہ کی اپنے جملہ شعبوں میں ترقی کے لئے بزم ارشاد کا قیام ایک انتہائی ضروری قدم ہے۔ انصار اللہ کا ہر عہدیدار اور ممبر براہ کرم جائزہ لے کر اُس نے بزم کے قیام میں کیا حصّہ لیا ہے؟

قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

فاستبقوا الخیرات

قیادتِ اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مختلف اضلاع میں جو مجالسِ مذاکرات منعقد ہوئے اور سلائیڈز پروگرام دکھائے گئے اس کا الحمدللہ خاطر خواہ اثر محسوس کیا جا رہا ہے۔ موجودہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ۴۵ اہم مقامات پر سلائیڈز لیکچر ہوئے اور ۲۰ مقامات پر مجالسِ مذاکرہ منعقد ہوئیں۔ اندازہ ہے کہ ان پروگراموں سے آٹھ ہزار سے زائد دوستوں نے استفادہ کیا ہے۔ ان پروگراموں کے لئے مختلف مرکزی نمائندگان بھی شرکت کرتے رہے۔ جن جماعتوں میں یہ پروگرام ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں:-

ضلع گجرات :- کھاریاں۔ فتح پور۔ مونگ۔ منڈی بہاؤالدین۔ شیخ پور۔ **ضلع جہلم** :- جہلم شہر منگلا ڈیم

ضلع گوجرانوالہ :- گوجرانوالہ شہر (حلقہ امیر پارک) راہوالی۔ سادھوکے۔ گوجرانوالہ شہر۔ گرمولہ ورکاں۔ پیرکوٹ۔

ضلع لاهور :- پرانی انارکلی۔ حلقہ وحدت کالونی۔ مغلپورہ۔ **ربوہ** :- مسجد مبارک۔ دارالنصر غربی۔

ضلع میرپور خاص :- شہر۔ کنری۔ **ضلع سرگودھا** :- چک ۹۸ شمالی۔ بھیرہ

شیخوپورہ شہر۔ رحیم یارخان شہر۔ سکھر شہر۔ نواب شاہ شہر۔ حیدرآباد شہر۔

کراچی :- احمدیہ ہال۔ گیسٹ ہاؤس۔ ڈرگ روڈ۔ مارٹن روڈ۔ اورنگی ٹاؤن۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب جماعتوں اور ان کے کارکنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱/۶/۸۲ سے مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔

(قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

ماہنامہ "انصار اللہ" سے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور رُوح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کیلئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تا اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۳ء)

جن دوستوں نے ابھی تک اس مفید رسالہ کی خریداری قبول نہیں فرمائی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اس رسالہ کو اپنے نام جاری کروائیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا مطالعہ کروائیں۔ سالانہ چندہ صرف -/۱۵ روپے مقرر ہے۔
جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے نورِ علم سے نوازا ہے وہ مضامین لکھ کر ماہنامہ میں اشاعت کے لئے بھجوائیں۔

خاکسار

محمد ابراہیم

مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

مجلسِ انصار اللہ کا پچیسواں ۲۵

سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع امسال مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت / نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔

انصار اس اجتماع کی برکات سے استفادہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)